بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 38

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

15 ربیع الاوّل 1446 ہجری قمری • 19 رتبوک 1403 ہجری شمسی • 19 ستمبر 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّکَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِیۡ وَمَا نُعۡلِنُ ؕ وَمَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ○

(سورہ ابراہیم، آیت 39)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! یقیناً تو جانتا ہے جو ہم چُھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔ اور یقیناً اللہ سے نہ زمین میں کچھ چُھپ سکتا ہے اور نہ آسمان میں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 ستمبر 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو

اگر میں خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تم ہی بتاؤ کہ اس قدر گالیاں اور اس قدر شور و شر اور مصیبتوں اور بلاؤں کو اپنے اوپر لینے کی کس کو ضرورت ہوسکتی ہے؟

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسا کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور ان کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے طیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیار کی تھی۔ اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔ جو لوگ ہمارے مخالف ہو کر ہم کو گالیاں دیتے ہیں اور دجال اور کافر کہتے ہیں ہم اس کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کو نور فطرت اور قوت فیصلہ عطا کی ہے۔ پاخانہ جو آدمی کے اندر سے نکلتا ہے اس کی بدبو خود بھی وہ محسوس کرتا ہے۔ پس جب کہ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے اور پکا قاعدہ ہے پھر جھوٹ جو اس پاخانہ سے بھی بڑھ کر بدبو رکھتا ہے کیا اس کی بدبو جھوٹ بولنے والے کو نہیں آتی؟ ضرور آتی ہے۔ پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایک مفتری علی اللہ اس قدر قوت اور استقلال کے ساتھ اپنے دعوے کو پیش کرے جو ہمیشہ صادق کا خاصہ ہے۔ پھر ان کی پیش رفت کیونکر جا سکتی ہے اور وہ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟

اگر میں خدا کی طرف سے نہ آیا ہوتا اور اس نے ہی مجھے مامور نہ کیا ہوتا تو تم ہی بتاؤ کہ اس قدر گالیاں اور اس قدر شور و شر اور مخالفت یہاں تک کہ قتل کے فتوے، قتل عمد کے مقدمے جو میرے خلاف بنائے گئے ان مصیبتوں اور بلاؤں کو اپنے اوپر لینے کی کس کو ضرورت ہوسکتی ہے؟ کبھی کوئی برداشت نہیں کرتا کہ اس قسم کے گند سے بھرے ہوئے اشتہار اور گالیوں کے خطوط جو بھیجے جاتے ہیں سنا کرے۔ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ یہ میرے اختیار کی بات نہیں ہے۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے چونکہ اس نے خود ہی اس سلسلہ کی بنیاد رکھی ہے۔ اس نے ہی وہ قوت قلب کو عطا کی ہے کہ یہ ساری مصیبتیں اور مشکلات میرے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی ہیں اور مجھے تو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کس کو کہتے ہیں۔ پس تم خود ہی سوچ کر دیکھو کہ یہ شوکت، یہ قوت، یہ استقلال مفتری کو مل سکتا ہے؟ میں تو کبھی یقین نہیں کرتا کہ مفتری ہو اور ایسی قوت پالے۔ جو آدمی خون کرتا ہے صدق اس کو ملزم کرتا ہے۔ آخر وہ خود ہی عدالت میں جا کر اقرار کر لیتا ہے۔ اس میں یہی سِرّ ہے کہ اس میں وہ قوت نہیں ہوتی جو ایک صادق کو عطا ہوتی ہے۔ جھوٹ انسان کو بزدل اور کمزور بنا دیتا ہے۔ اس لئے خدا نے فرمایا ہے فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج: ۳۱)

پس ہر ایک انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ مدعی کے استقلال اور ثابت قدمی کو دیکھے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 35، ایڈیشن 2018، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرض کی احسن رنگ میں ادائیگی کی تعلیم

{2609} حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے ایک اُونٹ قرض لیا تھا۔ پھر اُونٹ والا آپؐ کے پاس آیا، آپؐ سے تقاضا کرنے لگا۔ صحابہ نے اس سے (سختی سے) بات کی۔ آپؐ نے فرمایا: حقدار کہا ہی کرتا ہے۔ پھر آپؐ نے اسے اس کے اُونٹ کی عمر سے بڑھ کر عمر والا اُونٹ دیا اور فرمایا: تم میں بہتر وہی ہیں جو قرضے کو خوبی سے ادا کریں۔

آنحضرتؐ کا صحابہ سے محبت اور ان سے حسن سلوک

{2610} حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے اور حضرت عمرؓ کے ایک اُونٹ پر سوار تھے جو منہ زور تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آگے بڑھ جاتا اور ان کے والد انہیں کہتے: عبداللہؓ! نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کوئی آگے نہ بڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: میرے پاس یہ فروخت کر دو۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یہ تو آپؐ ہی کا ہے۔ آپؐ نے اسے خرید لیا۔ اس کے بعد فرمایا: عبداللہؓ! یہ اب تمہارا ہی ہے۔ اس سے تم جو چاہو کام لو۔

(صحیح بخاری، جلد 4، باب کتاب الھبۃ)

جو شخص قربانی کرتا ہے وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دونگا

جو شخص بکرے کی قربانی کے ساتھ اپنے نفس کی قربانی بھی کرتا ہے وہ شرفاء کے نزدیک قابلِ احترام ہے

لیکن جو شخص صرف بکرے کی قربانی پر اکتفا کرتا ہے وہ نقال اور بھانڈ ہے اور اس لئے کسی عزت کا مستحق نہیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 38 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یاد رکھو قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ اُن کا گوشت یا اُن کا خون خدا تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اُن میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ہندوؤں کے دیوتاؤں کی طرح خون کا پیاسا اور گوشت کا بھوکا ہے کہ وہ جانوروں کی قربانی کرنیکا حکم دیتا ہے اور اُن کی جان کی قربانی کو شوق سے قبول فرماتا ہے اور قربانی کرنے والوں کو بہشت کی بشارت دیتا ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ دیا ہے کہ قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ اُن کا گوشت یا اُن کا خون اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اس میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے انسانی قلب میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے پس وہ لوگ جو بکرے یا اونٹ یا گائے کی قربانی کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پا لیا وہ غلطی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں کہ خود ہی جانور ذبح کیا اور خود ہی کھا لیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو کیا۔ یہ تو تصویری زبان میں ایک حقیقت کا اظہار ہے جس کے اندر بڑی گہری حکمت پوشیدہ ہے۔ جیسے مصور ہمیشہ تصویریں بناتے ہیں مگر اُن کی غرض صرف تصویر بنانا نہیں ہوتی بلکہ اُن کے ذریعہ قوم کے سامنے بعض اہم مضامین رکھنے ہوتے ہیں۔ چنانچہ کبھی وہ زنجیر بناتے ہیں جس سے مراد قومی اتحاد ہوتا ہے اور کبھی وہ طلوع آفتاب کا نظارہ دکھاتے ہیں اور اُس کا مطلب قومی ترقی ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ ظاہری قربانی بھی ایک تصویری زبان ہے جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کیلئے

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور 30 اگست 2024 (مکمل متن)
پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
مجلس ناصرات الاحمدیہ گھانا کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
جنازہ حاضر و غائب، وصایا، ذکرِ خیر، اعلانِ دُعا
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

صرف جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام ہے، ہر دن لوگ جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں، ہم بڑھ رہے ہیں اور وہ گھٹتے چلے جا رہے ہیں

جب بھی مسلمانوں میں کوئی دنیاوی لالچ پیدا ہوگی تو تفرقہ پیدا ہوگا اور یہی ہم نے دیکھا

ایسے مضامین کا انتخاب کریں جو آپ کے لیے، آپ کے ہم وطنوں، قوم اور جماعت کے لیے مفید ہوں

اگر تم خدا تعالیٰ کے قریب ہونا چاہتی ہو تو سجدہ کی حالت میں اور نماز کے دوران بھی خشوع وخضوع سے دعا کرو، اس کے حضور جھکو اور جو بھی حاجت ہو اسے خدا تعالیٰ سے مانگو

حیادار لباس پہننا چاہیے، جس طرح اِس وقت آپ نے سکارف سے اپنے سر، ٹھوڑی اور گالوں کو ڈھانکا ہوا ہے اور کھلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں یہی آپ کے لیے بہترین پردہ ہے

آپ کو قرآن کریم بھی پڑھنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو آپ کو قرآن کریم کے معانی بھی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے یا کم از کم قرآن کریم کی بعض سورتوں کے معانی آنے چاہئیں جو آپ اپنی نماز میں پڑھتی ہیں

آپ کے والدین ہمیشہ آپ کا بھلا چاہتے ہیں، وہ جب بھی آپ کو کوئی نصیحت کرتے ہیں یا آپ کو کچھ کرنے کی تلقین کرتے ہیں جس میں آپ کی بھلائی ہے تو آپ ان کی اطاعت کریں

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کے والدین ہی وہ اشخاص ہیں جو دنیا میں آپ کے لیے سب سے بہترین ہیں، جو آپ سے بے لوث محبت کرتے ہیں، جو آپ کی فکر کرتے ہیں اور جو آپ کا بھلا چاہتے ہیں، اس لیے ہمیشہ ان کی فرمانبرداری کیا کریں

اسلام کہتا ہے کہ عورت میک اپ لگا سکتی ہے اس میں کوئی ہرج نہیں لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک مسلمان کی دیگر ذمہ داریاں بھی ہیں، آپ کو اپنی روزانہ کی پنجوقتہ نماز ادا کرنی چاہیے، جب نماز کا وقت آئے تو پھر یہ فکر نہیں ہونی چاہیے کہ چونکہ میک اپ لگایا ہوا ہے اس لیے وضو نہیں کیا جا سکتا، آپ کو وضو کرنا چاہیے اور اپنی نماز ادا کرنی چاہیے، ایسے وقت میں آپ کو میک اپ کا خیال نہیں رکھنا چاہیے، اگر آپ کو صرف اپنے میک اپ کی فکر رہتی ہے اور آپ اپنی نمازیں چھوڑ دیں اور نماز کی ذمہ داریاں پوری نہ کریں تو پھر یہ گناہ ہے اور آپ غلط کر رہی ہوں گی، ورنہ میک اپ لگانے میں کوئی ہرج نہیں ہے

❁❁ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ ناصرات الاحمدیہ گھانا کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح ❁❁

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ 27/نومبر 2022ء کو ناصرات الاحمدیہ گھانا کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضور انور اس ملاقات کے لئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ ناصرات الاحمدیہ گھانا نے اکرا میں واقع ایم ٹی اے کے وہاب آدم سٹوڈیوز سے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد ناصرات الاحمدیہ گھانا کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ ایک ناصرہ نے عرض کی کہ 17/جولائی 2022ء کو ہم ایک ورکشاپ میں شامل ہوئیں جو خلافت سے محبت پیدا کرنے کے بارے میں تھی۔ اس میں ہم نے سیکھا کہ خلافت ایک نعمت ہے جس کا ہم آج اپنے پیارے آقا ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کے ذریعہ مشاہدہ کر رہی ہیں۔ جیسے ہی کل شام ناصرات آئیں تو ہم نے حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اظہار تشکر کے طور پر خطوط لکھے کہ آج حضور انور ہمارے ساتھ اپنا قیمتی وقت گزار رہے ہیں۔ نیز دعاؤں کی درخواست کی۔

اس کے بعد ایک مختصر ویڈیو دکھائی گئی جس میں ناصرات حضور انور سے ملاقات پر اظہار تشکر کر رہی تھیں۔ بعد ازاں ناصرات نے متفرق نظمیں پیش کیں جس کے بعد مختلف ناصرات کو حضور انور سے سوالات پوچھ کر راہنمائی حاصل کرنے کا موقع ملا۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ گھانا میں ایک ناصرہ کے لیے بہترین پردہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حیادار لباس پہننا چاہیے۔ جس طرح اس وقت سکارف سے اپنے سر، ٹھوڑی اور گالوں کو ڈھانکا ہوا ہے اور کھلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں یہی آپ کے لیے بہترین پردہ ہے۔

اس طرح آپ گھانین احمدیوں کو بھی اور غیر احمدی گھانین افراد کو بھی اپنا نمونہ دکھا سکتی ہو۔ وہ دیکھ کر پوچھیں گے کہ تم کون ہو؟ بڑا اچھا حیادار لباس پہنا ہوا ہے اور نیک اور اچھے اخلاق کی معلوم ہوتی ہو۔ پھر جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں تبلیغ کر سکتی ہو۔ اس طرح ایک اچھی گھانین لڑکی اور خاتون بنو گی۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ گھانا میں قیام کے دوران کونسا گھانین کھانا حضور انور کا پسندیدہ تھا؟ اور کیا کوئی ایسا کھانا تھا جو حضور نے پکانا سیکھا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مجھے کئی کھانے پسند ہیں تاہم آپ نے تو صرف جولف (jollof) چاولوں کی تصویر دکھائی ہے۔ یہ بھی مجھے پسند تھے۔ فوفو (fufu) اوکرا (okra) سوپ کے ساتھ بھی پسند تھا جو بہت ہی لذیذ کھانا ہے۔ یہ مجھے پسند تھا۔ میں نے کوئی کھانا پکانا تو نہیں سیکھا لیکن میں جانتا ہوں کہ کھانا کیسے پکایا جاتا ہے۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ ہم اپنے والدین کے ساتھ اچھا تعلق کیسے بنا سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے والدین ہمیشہ آپ کا بھلا چاہتے ہیں۔ وہ آپ کے لیے کسی بری چیز کے خواہاں نہیں ہوتے۔ وہ جب بھی آپ کو کوئی نصیحت کرتے ہیں یا آپ کو کچھ کرنے کی تلقین کرتے ہیں جس میں آپ کی بھلائی ہے تو آپ ان کی اطاعت کریں۔ اگر وہ آپ کو سکول جانے اور محنت سے پڑھنے اور اچھے نمبر حاصل کرنے کا کہیں تو یہ آپ کی بھلائی اور بہتری کے لیے ہے۔ اگر وہ آپ کو گھر واپس آجانے کے بعد پہلے اپنا سکول کا کام کرنے کو کہیں تو یہ آپ کی بھلائی کے لیے ہے۔ اگر وہ آپ کو صاف ستھرا رہنے کو کہیں تو اس سے آپ ہی کو فائدہ ہوگا۔ کیونکہ اس طریقے سے پھر آپ کی صحت اچھی رہے گی۔ اگر وہ آپ کو پنجوقتہ نماز ادا کرنے کو کہتے ہیں تو وہ آپ کی روحانیت کی بہتری کے لیے ہے اور پھر آپ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والی بنیں گی۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کے والدین ہی وہ اشخاص ہیں جو دنیا میں آپ کے لیے سب سے بہترین ہیں، جو آپ سے بے لوث محبت کرتے ہیں، جو آپ کی فکر کرتے ہیں اور جو آپ کا بھلا چاہتے ہیں۔ اس لیے ہمیشہ ان کی فرمانبرداری کیا کریں۔ اس طرح سے آپ کا اپنے والدین کے ساتھ اچھا تعلق رہے گا۔ میرا نہیں خیال کہ کوئی بھی والدین ایسے ہوں گے جو اس کے الٹ رویہ رکھتے ہوں گے۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ کیا حضور فٹبال کے ورلڈ کپ میں کسی ٹیم کو سپورٹ (support) کر رہے ہیں اور حضور کے خیال میں کون جیتنے کا حقدار ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں فٹبال نہیں دیکھ رہا

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

واقعۂ افک ’’میں صرف ایک پاک دامن اور نہایت درجہ متقی اور پرہیزگار عورت کی عصمت پر ہی حملہ کرنا مقصود نہ تھا بلکہ بڑی غرض بالواسطہ مقدس بانیٔ اسلام کی عزت کو برباد کرنا اور اسلامی سوسائٹی پر ایک خطرناک زلزلہ وارد کرنا تھی‘‘
(سیرت خاتم النبیینؐ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ’’میں اس بات کو نہیں بھول سکتی کہ حسّان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تائید میں اور کفّار کے خلاف شعر کہا کرتا تھا‘‘

’’ہمیں دیکھنا چاہیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو الزام لگایا گیا تو اس کی اصل غرض کیا تھی؟‘‘ (حضرت مصلح موعودؓ)

’’ایک ادنیٰ تدبیر سے بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا کر دو شخصوں سے دشمنی نکالی جاسکتی تھی۔ ایک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک حضرت ابوبکرؓ سے کیونکہ ایک کی وہ بیوی تھیں اور ایک کی بیٹی تھیں‘‘
(حضرت مصلح موعودؓ)

’’صحابہؓ یہ یقینی طور پر سمجھتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان میں اگر کسی کا درجہ ہے تو ابوبکرؓ کا ہے اور وہی آپؐ کا خلیفہ بننے کے اہل ہیں‘‘ (حضرت مصلح موعودؓ)

’’خلافت بادشاہت نہیں۔ وہ تو نورِ الٰہی کے قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔
اس لیے اس کا قیام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس کا ضائع ہونا نورِ نبوت اور نورِ الوہیت کا ضائع ہونا ہے‘‘
(حضرت مصلح موعودؓ)

واقعۂ افک کے تناظر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعض پہلوؤں کا بیان

امام محمد بیلو صاحب آف سوڈان کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب نیز سوڈانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ ان کے حالات بھی بدلے اور ملک میں جیسا کہ میں نے کہا بڑا فساد پھیلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اس فساد کو بھی ختم کرے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم فرمائے۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 اگست 2024ء بمطابق 23 ظہور 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

جرمنی جلسہ سے پہلے گذشتہ خطبات میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ذکر ہو رہا تھا اور اس میں حضرت عائشہؓ کے واقعۂ افک کا بھی ذکر تھا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق میں یہ داخل رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار اور دعا اور صدقہ سے ٹال دیتا ہے اسی طرح انسان کو بھی اس نے یہی اخلاق سکھائے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہوگئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النور:23) تب حضرت ابوبکر نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’اسی بناء پر اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسنِ اخلاق میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ میں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلق باخلاق اللہ ہو جائے مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پرس ہوگی مگر ترکِ وعید پر نہیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 181)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سیرت خاتم النبیینؐ میں واقعہ افک بخاری کی روایت کی روشنی میں بیان کرتے ہیں اور اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''اس معاملہ میں یہ روایت ساری روایتوں سے مفصل اور مربوط ہے اور جو باتیں دوسرے راویوں کی روایات سے الگ الگ ٹکڑوں کی صورت میں ملتی ہیں وہ اس روایت میں یکجا طور پر جمع ہیں۔ علاوہ ازیں اس روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خانگی زندگی پر ایک ایسی بصیرت افزا روشنی پڑتی ہے جسے کوئی مؤرخ نظر انداز نہیں کرسکتا۔ اور صحت کے لحاظ سے بھی یہ روایت ایسے اعلیٰ ترین مقام پر واقع ہوئی ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں سمجھی جاسکتی۔ اب غور کا مقام ہے کہ یہ کس قدر خطرناک فتنہ تھا جو منافقین کی طرف سے کھڑا کیا گیا۔ اس میں صرف ایک پاک دامن اور نہایت درجہ متقی اور پرہیزگار عورت کی عصمت پر ہی حملہ کرنا مقصود نہ تھا بلکہ بڑی غرض بالواسطہ مقدس بانی اسلام کی عزت کو برباد کرنا اور اسلامی سوسائٹی پر ایک خطرناک زلزلہ وارد کرنا تھی۔ اور منافقین نے اس گندے اور کمینے پراپیگنڈا کو اس طرح پر چرچا دیا تھا کہ بعض سادہ لوح مگر سچے مسلمان بھی ان کے دام تزویر میں الجھ کر ٹھوکر کھا گئے۔'' ان کے مکر وفریب میں آ گئے۔ ''ان لوگوں میں حَسّان بن ثابت شاعر اور حَمْنَہ بنت جَحْش ہمشیرہ زینب بنت جحش اور مِسْطَح بن اُثَاثَہ کا نام خاص طور پر مذکور ہوا ہے۔ مگر حضرت عائشہؓ کا یہ کمال اخلاق ہے کہ انہوں نے ان سب کو معاف کردیا اور ان کی طرف سے اپنے دل میں کوئی رنجش نہیں رکھی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ اس کے بعد جب کبھی حسان بن ثابتؓ حضرت عائشہؓ سے ملنے آتے تھے تو وہ بڑی کشادہ پیشانی سے ان سے ملتی تھیں۔ ایک دفعہ وہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت ایک مسلمان مسروق نامی بھی وہاں موجود تھے۔ مسروق نے حیران ہوکر کہا کہ ''ہیں! آپ حسان کو اپنی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت دیتی ہیں! حضرت عائشہؓ نے جواب دیا ''جانے دو بیچارہ آنکھوں کی مصیبت میں مبتلا ہوگیا ہے۔ یہ کیا کم عذاب ہے۔'' بیماری ہو گئی تھی ان کو آنکھوں کی۔ پھر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ''میں اس بات کو نہیں بھول سکتی کہ حسّان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں اور کفّار کے خلاف شعر کہا کرتا تھا۔''

چنانچہ حسان کو اجازت دی گئی اور وہ اندر آ کر بیٹھ گئے۔ اور حضرت عائشہؓ کی تعریف میں یہ شعر کہا۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

یعنی ''وہ ایک پاک دامن عفیفہ خاتون ہیں اور صاحب عقل و دانش ہیں اور ان کی پوزیشن شک وشبہ کے مقام سے بالا ہے۔ اور وہ غافل بے گناہ عورتوں کا گوشت نہیں کھاتیں یعنی ان پر اتہام نہیں لگاتیں اور نہ ان کی غیبت فرماتی ہیں۔'' حضرت عائشہؓ نے یہ شعر سنا تو فرمایا۔ وَلٰکِنْ اَنْتَ۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ لَسْتَ کَذَالِكَ۔ یعنی ''تمہارا اپنا کیا حال ہے؟ تم تو اس خوبی کے مالک ثابت نہیں ہوئے۔'' یعنی تم نے تو مجھ بے گناہ کے خلاف الزام لگانے میں شمولیت اختیار کی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ''میور صاحب'' یہ اورینٹلسٹ ہے۔ اس کا حوالہ دے کے آپ لکھتے ہیں کہ ''میور صاحب کی عربی دانی یا تعصّب کی مثال ملاحظہ ہو کہ اس شعر کے بالکل غلط اور خلافِ قواعد عربی معنی کر کے لکھتے ہیں کہ حسان نے عائشہؓ کے نازک بدن کی تعریف کی تھی۔ جس پر عائشہ نے شوخی کے ساتھ ان کی فربہی پر طعن کیا۔''

آپؓ لکھتے ہیں کہ ''......میور صاحب نے اس قصہ کے بیان کرنے میں اَور بھی فاش غلطیاں کی ہیں۔ مثلاً لکھتے ہیں کہ صفوانؓ اور عائشہؓ راستے میں فوج کو نہ پہنچ سکے اور پھر بعد میں برسرِ منظرِ عام مدینہ میں داخل ہوئے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط اور قطعاً بے بنیاد ہے کیونکہ حدیث و تاریخ سے متفقہ طور پر ثابت ہے کہ صفوان اور حضرت عائشہؓ چند گھنٹے کے بعد راستہ میں ہی اسلامی لشکر میں آ ملے تھے۔'' آپ لکھتے ہیں کہ ''مگر اس قدر غنیمت ہے کہ اصل اتہام کے متعلق میور صاحب نے حضرت عائشہؓ کی معصومیت کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: ''عائشہؓ کی قبل اور بعد کی زندگی بتاتی ہے کہ وہ اس اتہام سے بری تھیں۔'' گو عقلی اور نقلی طور پر یہ اتہام بالکل غلط اور جھوٹ قرار پاتا ہے کیونکہ سوائے اس سراسر اتفاقی واقعہ کے کہ حضرت عائشہؓ لشکر اسلامی کے پیچھے رہ گئی تھیں اور پھر صفوان کے ساتھ بعد میں پہنچیں اتہام لگانے والوں کے ہاتھ میں قطعاً کوئی بات نہیں تھی۔ یعنی نہ کوئی شہادت تھی اور نہ ہی کوئی اَور ثبوت تھا اور ظاہر ہے کہ جب تک کوئی الزام ثابت نہ ہو اسے ہرگز سچا نہیں سمجھا جاسکتا۔ خصوصاً ایسے لوگوں کے متعلق جن کی زندگی ان کی طہارت نفس پر شاہد ہو مگر مسلمانوں کے مزید اطمینان کے لیے اور نیز اس غرض سے کہ آئندہ کے لیے ایسے معاملات میں ایک اصولی قاعدہ مقرر ہو جاوے خدائی وحی نازل ہوئی جس نے نہ صرف اس اتہام کو سراسر جھوٹا قرار دے کر حضرت عائشہؓ اور صفوان بن معطل کی بریت ظاہر فرمائی بلکہ آئندہ کے لیے اس قسم کے واقعات کے متعلق ایک ایسا اصولی قانون دنیا کے سامنے پیش فرمایا جس پر افراد کی عزت و آبرو اور سوسائٹی کے امن وامان اور ملت کے اخلاق کی حفاظت کا بڑی حد تک دارومدار ہے۔''

(سیرت خاتم النبیین ﷺ صفحہ 567-568)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے کے سبب کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ

''ہمیں دیکھنا چاہیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو الزام لگایا گیا تو اس کی اصل غرض کیا تھی؟ اس کا سبب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ان لوگوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کوئی دشمنی تھی۔ ایک گھر میں بیٹھی ہوئی عورت سے جس کا نہ سیاسیات سے کوئی تعلق ہو، نہ قضا سے، نہ عہدوں سے، نہ اموال کی تقسیم سے، نہ لڑائیوں سے، نہ مخالف اقوام پر چڑھائیوں سے، نہ حکومت سے، نہ اقتصادیات سے، اس سے کسی نے کیا بغض رکھنا ہے۔'' جب تعلق ہی نہیں ان چیزوں سے۔ ''پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے براہِ راست بغض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ اس الزام کے بارہ میں دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں یا تو یہ کہ نعوذ باللہ یہ الزام سچا ہو جس کو کوئی مومن ایک لمحہ کے لیے بھی تسلیم نہیں کرسکتا خصوصاً اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش پر سے اِس گندے خیال کو رد کیا ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ حضرت عائشہؓ پر الزام بعض دوسرے وجودوں کو نقصان پہنچانے کے لیے لگایا گیا ہو۔ اب ہمیں غور کرنا چاہیے کہ وہ کون کون لوگ تھے جن کو بدنام کرنا منافقوں کے لیے یا ان کے سرداروں کے لیے فائدہ بخش ہوسکتا تھا اور کن کن لوگوں سے اس ذریعہ سے منافق اپنی دشمنی نکال سکتے تھے۔ ایک ادنیٰ تدبیر سے بھی معلوم ہوسکتا ہے۔'' ادنیٰ غور سے بھی معلوم ہوسکتا ہے ''کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا کر دو شخصوں سے دشمنی نکالی جاسکتی تھی۔ ایک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک حضرت ابوبکرؓ سے کیونکہ ایک کی وہ بیوی تھیں اور ایک کی بیٹی تھیں۔ یہ دونوں وجود ایسے تھے کہ ان کی بدنامی سیاسی لحاظ سے یا دشمنیوں کے لحاظ سے بعض لوگوں کے لیے فائدہ بخش ہوسکتی تھی۔ یا بعض لوگوں کی اغراض ان کو بدنام کرنے کے ساتھ وابستہ تھیں۔ ورنہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بدنامی سے کسی شخص کو کوئی دلچسپی نہیں ہوسکتی تھی۔ زیادہ سے زیادہ آپ سے سوتوں کا تعلق ہوسکتا تھا۔'' یعنی آپ کی سوکنیں جو تھیں، دوسری بیویاں جو تھیں ان کا تعلق ہوسکتا تھا۔'' اور یہ خیال ہوسکتا تھا کہ شاید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتوں نے حضرت عائشہؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں سے گرانے اور اپنی نیک نامی چاہنے کے لیے اس معاملہ میں کوئی حصہ لیا ہو مگر تاریخ شاہد ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتوں نے اس معاملہ میں کوئی حصہ نہیں لیا بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے جس بیوی کو میں اپنا رقیب اور مدِ مقابل خیال کیا کرتی تھی وہ حضرت زینب بنت جحشؓ تھیں۔ ان کے علاوہ اَور کسی بیوی کو میں اپنا رقیب خیال نہیں کرتی تھی۔'' کیونکہ وہی زیادہ بولا کرتی تھیں۔ ''مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں زینبؓ کے اِس احسان کو کبھی بھول نہیں سکتی کہ جب مجھ پر الزام لگایا گیا تو سب سے زیادہ زور سے اگر کوئی اس الزام کی تردید کیا کرتی تھیں تو وہ حضرت زینبؓ ہی تھیں۔ (السیرۃ الحلبیۃ غزوۃ بنی المصطلق) پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اگر کسی کو دشمنی ہوسکتی تھی تو ان کی سوتوں کو ہی ہوسکتی تھی۔ اور وہ اگر چاہتیں تو اِس میں حصہ لے سکتی تھیں تا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں سے گر جائیں اور ان کی عزت بڑھ جائے۔'' یعنی دوسروں کی عزت بڑھ جائے۔ ''مگر تاریخ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں دیا۔ اور اگر کسی سے پوچھا گیا'' یعنی ان سوتوں میں سے یا دوسری بیویوں میں سے کسی سے پوچھا بھی گیا'' تو اس نے حضرت عائشہؓ کی تعریف ہی کی۔ غرض مردوں کی عورتوں سے دشمنی کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ پس آپؓ پر الزام یا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی وجہ سے لگایا گیا یا پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بغض کی وجہ سے ایسا کیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مقام حاصل تھا وہ تو الزام لگانے والے کسی طرح چھین نہیں سکتے تھے۔ انہیں جس بات کا خطرہ تھا وہ یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی وہ اپنی اغراض کو پورا کرنے سے محروم نہ رہ جائیں۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ آپؐ کے بعد خلیفہ ہونے کا اگر کوئی شخص اہل ہے تو وہ ابوبکرؓ ہی ہے۔ پس اس خطرہ کو بھانپتے ہوئے انہوں نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگا دیا تا حضرت عائشہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سے گر جائیں اور ان کے گر جانے کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ کو مسلمانوں میں جو مقام حاصل ہے وہ بھی جاتا رہے اور مسلمان آپؓ سے بدظن ہوکر اس عقیدت کو ترک کر دیں جو انہیں آپؓ سے تھی۔ اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ ہونے کا دروازہ بالکل بند ہوجائے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگنے کے واقعہ کے بعد خلافت کا بھی ذکر کیا'' قرآن شریف میں، سورۃ نور میں۔

''حدیثوں میں صریح طور پر ذکر آتا ہے کہ صحابہؓ آپس میں باتیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو وہ ابوبکرؓ کا ہی مقام ہے۔

(ابو داؤد کتاب السنۃ باب فی التفضیل)

حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے کہا: اے عائشہؓ! میں چاہتا تھا کہ ابوبکرؓ کو اپنے بعد نامزد کر دوں مگر میں جانتا ہوں کہ اللہ اور مومن اس کے سوا اَور کسی پر راضی نہیں ہونگے اس لیے میں کچھ نہیں کہتا‘‘ (مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل ابی بکرؓ) یعنی حضرت ابوبکر کو ہی چنیں گے۔

’’غرض صحابہؓ یہ یقینی طور پر سمجھتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان میں اگر کسی کا درجہ ہے تو ابوبکرؓ کا ہے اور وہی آپؐ کا خلیفہ بننے کے اہل ہیں۔

مکی زندگی تو ایسی تھی کہ اس میں حکومت اور اس کے نظام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد حکومت قائم ہوگئی اور طبعاً منافقوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہونے لگا کہ آپؐ کے بعد کوئی خلیفہ ہو کر نظام اسلامی لمبا نہ ہو جائے اور ہم ہمیشہ کے لیے تباہ نہ ہو جائیں۔‘‘ جو مخالفین تھے انہوں نے سوچا ’’کیونکہ آپؐ کے مدینہ میں تشریف لانے کی وجہ سے ان کی کئی امیدیں باطل ہوگئی تھیں۔ تاریخوں سے ثابت ہے کہ مدینہ میں عربوں کے دو قبیلے اَوس اور خزرج تھے اور یہ ہمیشہ آپس میں لڑتے رہتے تھے اور قتل و خونریزی کا بازار گرم رہتا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اس لڑائی کے نتیجہ میں ہمارے قبائل کا رعب مٹتا چلا جاتا ہے تو انہوں نے آپس میں صلح کی تجویز کی اور قرار دیا کہ ہم ایک دوسرے سے اتحاد کر لیں اور کسی ایک شخص کو اپنا بادشاہ بنالیں چنانچہ اوس اور خزرج نے آپس میں صلح کر لی اور فیصلہ ہوا کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول کو مدینہ کا بادشاہ بنا دیا جائے۔ اس فیصلہ کے بعد انہوں نے تیاری بھی شروع کر دی اور عبداللہ بن ابی ابن سلول کے لیے تاج بننے کا حکم دے دیا گیا۔ اتنے میں مدینہ کے کچھ حاجی مکہ سے واپس آئے اور انہوں نے بیان کیا کہ آخری زمانہ کا نبی مکہ میں ظاہر ہوگیا ہے اور ہم اس کی بیعت کر آئے ہیں۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کے متعلق چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں اور چند دنوں کے بعد اَور لوگوں نے بھی مکہ جا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی اور پھر انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپؐ ہماری تربیت اور تبلیغ کے لیے کوئی معلم ہمارے ساتھ بھیجیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ کو مبلغ بنا کر بھیجا اور مدینہ کے بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔ انہی دنوں چونکہ مکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو بہت تکالیف پہنچائی جا رہی تھیں اِس لیے اہل مدینہ نے آپ سے درخواست کی کہ آپ مدینہ تشریف لے آئیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سمیت مدینہ ہجرت کر کے آگئے (السيرة النبوية لابن هشام نبذ من ذكر المنافقين و بدء اسلام الانصار العقبة الاولى) اور عبداللہ بن ابی ابن سلول کے لیے جو تاج تیار کروایا جا رہا تھا وہ دھرے کا دھرا رہ گیا کیونکہ جب انہیں‘‘ یعنی مدینہ والوں کو ’’دونوں جہانوں کا بادشاہ مل گیا تو انہیں کسی اَور بادشاہ کی کیا ضرورت تھی۔

عبداللہ بن ابی ابن سلول نے جب یہ دیکھا کہ اس کی بادشاہت کے تمام امکانات جاتے رہے ہیں تو اسے سخت غصہ آیا اور گو وہ بظاہر مسلمانوں میں مل گیا مگر ہمیشہ اسلام میں رخنے ڈالتا رہتا تھا اور چونکہ اب وہ اور کچھ نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس کے دل میں اگر کوئی خواہش پیدا ہو سکتی تھی تو یہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوں تو میں مدینہ کا بادشاہ بنوں لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے اس ارادہ میں بھی اسے زک دی کیونکہ اس کا اپنا بیٹا بہت مخلص تھا جس کے معنے یہ تھے کہ اگر وہ بادشاہ ہو بھی جاتا تو اس کے بعد حکومت پھر اسلام کے پاس آ جاتی۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ نے اسے اس رنگ میں بھی زک دی کہ مسلمانوں میں جونہی ایک نیا نظام قائم ہوا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف سوالات کرنے شروع کر دیئے کہ اسلامی حکومت کا کیا طریق ہے؟ آپ کے بعد اسلام کا کیا بنے گا؟ اور اس بارہ میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ عبداللہ بن ابی ابن سلول نے جب یہ حالت دیکھی تو اسے خوف پیدا ہونے لگا کہ اب اسلام کی حکومت ایسے رنگ میں قائم ہوگی کہ اس میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور وہ ان حالات کو روکنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کے لیے جب اس نے غور کیا تو اسے نظر آیا کہ اگر اسلامی حکومت کو اسلامی اصول پر کوئی شخص قائم کر سکتا ہے تو وہ ابوبکرؓ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کی نظریں انہیں کی طرف اٹھتی ہیں اور وہ اسے تمام لوگوں سے معزز سمجھتے ہیں۔ پس اس نے اپنی خیر اِسی میں دیکھی کہ ان کو بدنام کر دیا جائے اور لوگوں کی نظروں سے گرا دیا جائے بلکہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سے بھی آپ کو گرا دیا جائے اور اس بدنیتی کے پورا کرنے کا موقع اسے حضرت عائشہؓ کے ایک جنگ میں پیچھے رہ جانے کے واقعہ سے مل گیا اور اس خبیث نے آپؓ پر ایک نہایت گندہ الزام لگا دیا جو قرآن کریم میں تو اشارۃً بیان کیا گیا ہے لیکن حدیثوں میں اس کی تفصیل آتی ہے۔ عبداللہ بن ابی ابن سلول کی اِس سے غرض یہ تھی کہ اس طرح حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں کی نظروں میں بھی ذلیل ہو جائیں گے اور آپ کے تعلقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خراب ہو جائیں گے اور اس نظام کے قائم ہونے میں رخنہ پڑ جائے گا جس کا قائم ہونا اسے یقینی نظر آتا تھا اور جس کے قائم ہونے سے اس کی امیدیں برباد ہو جاتی تھیں...... چونکہ منافق اپنی موت کو ہمیشہ دُور سمجھتا ہے اور وہ دوسروں کی موت کے متعلق اندازے لگاتا رہتا ہے اس لیے عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی اپنی موت کو دور سمجھتا تھا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرے گا۔ وہ یہ قیاس آرائیاں کرتا رہتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوں تو میں عرب کا بادشاہ بنوں لیکن اب اس نے دیکھا کہ ابوبکرؓ کی نیکی اور تقویٰ اور بڑائی مسلمانوں میں تسلیم کی جاتی ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے تشریف نہیں لاتے تو ابوبکرؓ آپ کی جگہ نماز پڑھاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فتویٰ پوچھنے کا موقع نہیں ملتا تو مسلمان ابوبکرؓ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ یہ دیکھ کر عبداللہ بن ابی ابن سلول کو جو آئندہ کی بادشاہت ملنے کی امیدیں لگائے بیٹھا تھا سخت فکر لگا اور اس نے چاہا کہ اِس کا ازالہ کرے۔ چنانچہ اِسی امر کا ازالہ کرنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شہرت اور آپ کی عظمت کو مسلمانوں کی نگاہوں سے گرانے کے لیے اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا دیا تا حضرت عائشہؓ پر الزام لگنے کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سے نفرت پیدا ہو اور حضرت عائشہؓ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفرت کا یہ نتیجہ نکلے کہ حضرت ابوبکرؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی نگاہوں میں جو اعزاز حاصل ہے وہ کم ہو جائے اور ان کے آئندہ خلیفہ بننے کا کوئی امکان نہ رہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 519 تا 524 زیر تفسیر سورۃ النور آیت 36)

حضرت مصلح موعودؓ واقعہ افک کا حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے ساتھ تعلق بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ ’’سورۃ نور کے شروع سے لے کر اس کے آخر تک کس طرح ایک ہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ پہلے اس الزام کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگایا گیا تھا اور چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگانے کی اصل غرض یہ تھی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسوا کیا جائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے جو تعلقات ہیں ان میں بگاڑ پیدا کیا جائے اور اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی نگاہ میں ان کی عزت کم ہو جائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ خلیفہ نہ ہو سکیں کیونکہ عبداللہ بن ابی ابن سلول یہ بھانپ گیا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کی نگاہ اگر کسی پر اٹھتی ہے تو وہ ابوبکرؓ ہی ہے اور اگر ابوبکرؓ کے ذریعہ سے خلافت قائم ہوگئی تو عبداللہ بن ابی ابن سلول کی بادشاہی کے خواب کبھی پورے نہیں ہوں گے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس الزام کے معاً بعد خلافت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ خلافت بادشاہت نہیں۔ وہ تو نورِ الٰہی کے قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لیے اس کا قیام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس کا ضائع ہونا نورِ نبوت اور نورِ الوہیت کا ضائع ہونا ہے۔

پس وہ اس نور کو ضرور قائم کرے گا اور جسے چاہے گا خلیفہ بنائے گا بلکہ وہ وعدہ کرتا ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک نہیں بلکہ متعدّد لوگوں کو خلافت پر قائم کر کے اس نُور کے زمانہ کو لمبا کر دے گا۔ تم اگر الزام لگانا چاہتے ہو تو بے شک لگاؤ نہ تم خلافت کو مٹا سکتے ہو نہ ابوبکرؓ کو خلافت سے محروم کر سکتے ہو کیونکہ خلافت ایک نور ہے جو نور اللہ کے ظہور کا ایک ذریعہ ہے اس کو انسان اپنی تدبیروں سے کہاں مٹا سکتا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 526 زیر تفسیر سورۃ النور آیت 36)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’انبیاء علیہم السلام کی بھی یہی حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کسی امر پر اطلاع دیتا ہے تو وہ اس سے ہٹ جاتے ہیں یا اختیار کرتے ہیں۔ دیکھو! افک عائشہ رضی اللہ عنہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول کوئی اطلاع نہ ہوئی یہاں تک نوبت پہنچی کہ حضرت عائشہ اپنے والد کے گھر چلی گئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی کہا کہ اگر ارتکاب کیا ہے تو توبہ کر لے۔ ان واقعات کو دیکھ کر صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو کس قدر اضطراب تھا مگر یہ راز ایک وقت تک آپؐ پر نہ کھلا لیکن جب خدا تعالیٰ نے اپنی وحی سے تبریہ کیا اور فرمایا اَلۡخَبِیۡثٰتُ لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ وَالۡخَبِیۡثُوۡنَ لِلۡخَبِیۡثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَالطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ (النور: 27) تو آپؐ کو اس افک کی حقیقت معلوم ہوئی۔ اس سے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی فرق آتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ شخص ظالم اور نا خدا ترس ہے جو اس قسم کا وہم بھی کرے۔ اور یہ کفر تک پہنچتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ وہ عالم الغیب ہیں۔ عالم الغیب ہونا خدا کی شان ہے۔ یہ لوگ سنت انبیاء علیہم السلام سے اگر واقف اور آگاہ ہوں تو اس قسم کے اعتراض ہرگز نہ کریں۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 316 مطبوعہ 2022ء) جو آپ پر بھی اعتراض کرتے ہیں ان کا بھی آپ نے منہ بند کرایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سردارانِ اوس و خزرج کے درمیان صلح کروانے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ان کی آپس میں رنجشیں کچھ زیادہ ہوگئی تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند دن کے بعد حضرت سعد بن معاذؓ کا ہاتھ پکڑا اور چند صحابہ کے ساتھ انہیں لے کر نکلے اور حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس پہنچے۔ وہاں تھوڑی دیر باتیں کیں۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کھانا پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سعد بن معاذؓ

اور دیگر صحابہ نے اس میں سے کھایا۔ پھر آپؐ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپؐ چند دن ٹھہرے رہے۔ کچھ دن کے بعد پھر آپؐ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کا ہاتھ پکڑا اور چند صحابہ کو ساتھ لے کر اس دفعہ حضرت سعد بن معاذؓ کے گھر گئے۔ تھوڑی دیر باتیں کیں حضرت سعد بن معاذؓ نے کھانا پیش کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سعد بن عبادہؓ اور دیگر صحابہؓ نے کھایا۔ پھر آپؐ واپس تشریف لے گئے۔ ایسا آپؐ نے اس لیے کیا تا کہ ان کے دلوں میں جو اس بات کی وجہ سے کدورت آئی تھی وہ ختم ہو جائے۔

(کتاب المغازی واقدی جلد 1 صفحہ 371 دار الکتب العلمیۃ)

یعنی ایک دفعہ ایک کو لے کر ایک کے گھر گئے پھر دوسری دفعہ دوسرے کو لے کر پہلے کے گھر میں گئے تا کہ آپس میں رنجشیں ختم ہوں اور وہاں کھانا کھایا۔ انہوں نے ایک دوسرے کو کھانا کھلایا اور اس طرح رنجشیں دور ہوئیں۔ یہ بھی آپؐ کا آپس میں محبت اور پیار پیدا کروانے کا صلح کروانے کا ایک طریقہ تھا۔

روایات میں الزام لگانے والوں کی تعداد مختلف بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت میں حضرت عائشہؓ پر قذف کرنے والوں یعنی الزام لگانے والوں کی تعداد تین آئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی ایک اور روایت ہے جس کے مطابق ان کی تعداد تین سے دس تھی۔ ابن عُیَینہ نے ان کی تعداد چالیس لکھی ہے اور مجاہد نے دس سے پندرہ بیان کی ہے۔

(ماخوذ از الجامع لاحکام القرآن، تفسیر قرطبی جلد 2 زیر آیت سورۃ النور:12 صفحہ 2169 دار ابن حزم)

واقعہ افک میں شامل ہونے والوں کی سزا کے بارے میں آتا ہے۔ سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں اور ایک عورت سے متعلق قذف کی سزا کا حکم دیا جنہوں نے فحشاء کے بارے میں بات کی تھی۔ وہ حضرت حسان بن ثابت اور مِسطح بن اُثاثہ تھے۔ نُفَیلی کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ جو ایک عورت ہے وہ عورت حَمْنَہ بنت جحش تھی۔

(سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب حد القاذف حدیث 4475)

علامہ ماوردی نے کہا ہے کہ افک والوں کو حد لگانے میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو بھی حد نہیں لگائی اور دوسرا قول یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی، مِسطح بن اُثاثہ، حسان بن ثابت اور حَمْنَہ بنت جحش کو حد لگوائی۔ امام قرطبی کہتے ہیں کہ روایات میں جو بات مشہور ہے اور علماء کے نزدیک معروف ہے وہ یہی ہے کہ حسان، مسطح اور حمنہ پر حد لگائی گئی لیکن ابن ابی پر حد لگائے جانے کا تذکرہ نہیں ملتا۔

(الجامع لاحکام القرآن، تفسیر قرطبی جلد 2 صفحہ 2170-2171 دار ابن حزم)

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک خطبہ میں اس کے بارے میں یہ بیان فرمایا تھا کہ ’’حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے کی وجہ سے تین اشخاص کو کوڑے لگے تھے جن میں سے ایک حسان بن ثابت تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شاعرِ اعظم تھا اور ایک مِسطح تھا جو حضرت عائشہؓ کا چچا تھا اور حضرت ابوبکرؓ کا خالہ زاد بھائی تھا۔ وہ اس قدر غریب آدمی تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں ہی رہتا تھا۔ وہیں کھانا کھاتا اور آپؓ ہی اس کے لیے کپڑے بنواتے تھے اور ایک اَور عورت ان کے ساتھ تھی ان تینوں کو سزا ہوئی تھی۔‘‘

(خطبات محمودؓ جلد 18 صفحہ 279-280)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ نور آیت چھتیس کی تفسیر میں ابن سلول کو کوڑے لگانے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اس میں آپؓ کہتے ہیں کہ ’’لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ان الزام لگانے والوں میں سے جیسی جیسی کسی نے کمائی کی ہے ویسا ہی عذاب اسے مل جائے گا۔ چنانچہ جو لوگ الزام لگانے کی سازش میں شریک تھے انہیں اسی اسی کوڑے لگائے گئے۔ پھر فرمایا وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ مگر ان میں سے ایک شخص جو سب سے بڑا شرارتی ہے اور جو اس تمام فتنہ کا بانی ہے یعنی عبداللہ بن ابی ابن سلول، اسے نہ صرف ہم کوڑے لگوائیں گے بلکہ خود بھی عذاب دیں گے۔ چنانچہ اس وعید کے مطابق اسے کوڑوں کی سزا بھی دی گئی (السیرۃ الحلبیۃ باب مغازیہ ﷺ غزوۃ بنی المصطلق) اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اسے عذاب مل گیا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو گیا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 524 زیر تفسیر سورۃ النور آیت 36)

یہاں یہ باتیں تو ختم ہوتی ہیں جرمنی کے جلسہ کے حوالے سے صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ آنے والوں نے، اور جو غیر شامل ہوئے تھے یا جو لوگ پہلی مرتبہ آئے تھے۔ ان شامل ہونے والوں نے بڑے مثبت تاثرات کا اظہار کیا ہے اور بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور ماحول کی بھی بڑی تعریف کی ہے۔ اسی طرح اس ذریعہ سے میڈیا کے ذریعہ سے اور خبروں کے ذریعہ سے کئی ملین لوگوں تک احمدیت اور اسلام کی حقیقی تعلیم کا پیغام بھی پہنچا ہے۔ جلسہ اس لحاظ سے بھی تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتا ہے۔ جہاں ہم نہیں پہنچ سکتے وہاں اس ذریعہ سے تبلیغ پہنچ جاتی ہے، اسلام کا پیغام پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اور دور رس نتائج پیدا فرمائے اور احمدیوں کو بھی حقیقی رنگ میں ہمیشہ فائدہ اٹھاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھے۔ آخر میں میں ایک مرحوم کا بھی ذکر کروں گا۔ ان کا جنازہ پڑھاؤں گا ان شاءاللہ۔ امام محمد بیلو صاحب، سوڈان کے تھے جو گذشتہ دنوں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

صدر جماعت سوڈان نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی بیعت کا واقعہ یہ ہے کہ 1966ء میں نائیجیریا سے ایک احمدی امام عیسیٰ عبداللہ بن لیل صاحب ان کے ہاں مہمان بن کر آئے اور بستی والوں کو تبلیغ کی۔ مرحوم امام محمد بن بیلو کو سب سے پہلے بیعت کی توفیق ملی۔ ان دنوں میں خلیفۂ وقت یا مرکز سے سوڈان کا رابطہ ممکن نہ تھا تاہم یہ احمدی احباب احمدیت پر پختہ ایمان کے ساتھ قائم رہے۔ ان کی شدید مخالفت ہوئی۔ امام محمد بیلو صاحب احمدیوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ وہاں پر احمدی مسجد گھاس پھوس اور تنکوں سے بنی ایک جھونپڑی سی تھی جسے غیر احمدیوں نے نذر آتش کر دیا، آگ لگا دی اور احمدیوں کو گاؤں سے نکال دیا۔ اس پر یہ احمدی جنوب کی طرف ہجرت کر گئے۔ وہاں بھی انہوں نے گھاس پھوس اور تنکوں کی ایک چھوٹی سی مسجد بنا لی۔ وہاں بھی مخالفت ہوگئی اور مخالفین نے احمدیوں کی مسجد کو جلا دیا اور احمدیوں کو وہاں سے نکال دیا۔ ان احمدیوں کی ایک پارٹی وہاں سے کہیں دور چلی گئی اور جو دوسری تھی وہ ڈوئم شہر کو چلی گئی۔ ان میں امام بیلو بھی تھے۔ وہاں یہ لوگ عبداللہ بن عوض قاسم صاحب کے ہاں مہمان بنے جو جامعہ بخت الرضا کے پرنسپل تھے مگر ان کے خاندان نے مخالفت کی اور ان احمدیوں کو وہاں سے نکال دیا۔ وہاں سے بھی بیچارے نکالے گئے۔ آخر کار انہوں نے نائیجیریا میں امام عیسیٰ عبداللہ بن لیل صاحب کے پاس جانے کا فیصلہ کیا جن کے ذریعہ یہ لوگ احمدی ہوئے تھے۔ چنانچہ ان غریب احمدیوں کا یہ قافلہ بیوی بچوں سمیت گدھوں اور جانوروں پر سوار ہو کر اور اکثر پیدل نائیجیریا کو روانہ ہوا۔ کوئی زادِ راہ ان کے پاس نہیں تھا۔ ویزے کے کاغذات وغیرہ بھی نہیں تھے۔ سفر کی مشکلات بہت تھیں۔ ہاں ایمان کی دولت صرف ان کے پاس تھی۔ ایمان انہوں نے اپنا سنبھال کے رکھا اور اسی جوش اور جذبے کے ساتھ یہ ہجرت کرتے رہے اور کبھی اپنے دین کو قربان نہیں کیا۔ آخر یہ نائیجیریا پہنچے اور وہاں امام عیسیٰ بن لیل صاحب کے پاس تیرہ سال تک رہے۔ اس کے بعد امام عیسیٰ صاحب نے ایک خواب کی بنا پر انہیں واپس سوڈان جانے کا مشورہ دیا۔ یہ بات انہیں اچھی نہ لگی تو امام عیسیٰ نے ان کو کہا کہ یہ ہمارے رب کی طرف سے حکم ہوا ہے۔ اس پر یہ بادل نخواستہ واپس سوڈان جانے پر راضی ہو گئے۔ امام عیسیٰ صاحب کو خواب میں بتایا گیا تھا کہ یہ لوگ تین سال کے بعد واپس سوڈان چلے جائیں گے۔ تین سال پورے ہونے پر یہ احمدی مہاجر واپس اپنے وطن کو نکلے۔ سب سے پہلے امام محمد بیلو واپس گئے۔ سوڈان میں یہ لوگ اپنے پہلے گاؤں کُنَیْزَہ جا کر مقیم ہوئے۔ یہ 2010ء کی بات ہے۔ ان احمدیوں کی سوڈان واپسی کے بعد نائیجیریا میں بوکو حرام نامی تنظیم ظاہر ہوئی۔ اگر یہ سوڈانی احمدی اس وقت نائیجیریا میں ہوتے تو خدا جانے یہ تنظیم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتی۔ اس وقت انہیں سمجھ آئی کہ نائیجیریا سے ان کی واپسی میں کیا الٰہی حکمت مضمر تھی۔ تاہم کُنَیْزَہ واپس آنے پر انہیں پھر شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر ان کی مسجد جلا دی گئی جو انہوں نے چھوٹی سی بنائی تھی۔ ان کے گھروں پر حملے ہوئے۔ ان کے خلاف مقدمات دائر ہوئے۔ انہیں بستی سے پھر نکال دیا گیا۔ پھر آخر کار موجودہ جنگ شروع ہوگئی جس سے سوڈان کے پورے ملک کے ہی حالات خراب ہو گئے اور کوئی بھی وہاں محفوظ نہیں رہا۔ یہ احمدی بھی اپنی جان بچانے کے لیے اور امن کے لیے سوڈان کے مختلف علاقوں میں بکھر گئے اور اس وقت بھی مختلف جگہوں پہ یہ لوگ بڑی تنگی اور غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے مغفرت کا سلوک فرمائے اور باقی احمدیوں کے ایمانوں کو مضبوط رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات بھی بدلے اور ملک میں جیسا کہ میں نے کہا بڑا فساد پھیلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اس فساد کو بھی ختم کرے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم فرمائے۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ مسلمان مسلمان کے بھائی ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اسلامی حکومتوں میں جو فساد ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے اور احمدیوں کو حقیقی رنگ میں امن وسکون کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۰؍ستمبر ۲۰۲۴ء صفحہ ۲ تا ۶)

☆......☆......☆

اعلان دعا

مکرم محمد عبدالنور صاحب آف برہ پورہ ضلع بھاگلپور بہار اپنے والدین مکرم محمد عبدالباقی صاحب والدہ مکرمہ شمیمہ بیگم صاحبہ کی صحت وسلامتی انجام بخیر ہونے کیلئے نیز اپنی بچی انابیہ اور بچہ سید منادی کے نیک مستقبل اور خادم دین بننے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (آزاد حسین، انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (حٰمٓ السجدۃ:34)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

طالبِ دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

بقیہ: اسلامی قانون شادی وطلاق

طلاق کے قانون کا ڈھانچہ اس طرح پر سمجھنا چاہئے کہ:

۱۔ چونکہ نکاح ایک سول معاہدہ ہے اس لئے وہ ٹوٹ بھی سکتا ہے مگر اسلام نے صرف انتہائی حالات میں اس کے توڑنے کی اجازت دی ہے جبکہ کوئی اور چارہ نہ رہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ یعنی ’’جن باتوں کو خاص مصالح کے ماتحت خدائی شریعت میں جائز اور حلال قرار دیا گیا ہے ان میں طلاق خدا کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے‘‘ اس اصل کے ماتحت اسلام نے ازدواجی رشتہ کو گویا ایک گونہ تقدس اور دوام کا رنگ دے دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ رشتۂ نکاح کے منقطع کرنے میں کبھی بھی جلدی نہ کریں بلکہ انتہائی احتیاط سے کام لیں۔ مگر ایک جامع اور عالمگیر شریعت کی حیثیت میں اسلام نے اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا کہ مرد وعورت کے تعلقات میں ایسے حالات پیدا ہوسکتے ہیں جن کے ہوتے ہوئے اس رشتہ کا خوشگوار صورت میں قائم رہنا محال ہوجاتا ہے۔ اور نہ صرف خاوند وبیوی دونوں کی خانگی زندگی تلخ ہوجاتی ہے بلکہ اس تلخی کا اثر لازماً ان کے دوسرے کاموں پر بھی پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں رہتا کہ ایک افسوس کرتے ہوئے دل کے ساتھ اس رشتہ کو منقطع کردیا جاوے۔ چنانچہ اسی قسم کے انتہائی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے اسلام میں طلاق کا قانون جاری فرمایا ہے۔

۲۔ اس قانون طلاق کو (خلاف شریعت اور ناجائز نکاح کی صورتوں کو الگ رکھتے ہیں جنہیں اصطلاحاً نکاح باطل یا نکاح فاسد کہتے ہیں) موٹے طور پر تین حصوں میں تقسیم شدہ سمجھنا چاہئے۔ اوّل فسخ نکاح کی صورت جس کے اندر میں فقہ کی اصطلاح سے کسی قدر ہٹ کر لعان وغیرہ کی صورت کو بھی شامل کرتا ہوں یعنی تمام وہ صورتیں جبکہ عقد نکاح کا قائم رہنا ناجائز ہوجاوے۔ دوم طلاق یعنی وہ صورت جبکہ علیحدگی کی خواہش اور جدائی کی تحریک خاوند کی طرف سے ہو۔ سوم خلع یعنی وہ صورت جبکہ علیحدگی کی خواہش اور جدائی کی تحریک بیوی کی طرف سے ہو۔ ان تینوں صورتوں کے لئے اسلام نے الگ الگ ضابطہ مقرر فرمایا ہے۔

۳۔ فسخ نکاح کی صورت اس وقت پیش آتی ہے جبکہ نکاح کا قائم رہنا ناجائز ہوجاوے۔ مثلاً لڑکی اپنا حق خیار البلوغ استعمال کرے۔ جس کی کسی قدر تشریح اوپر گزر چکی ہے۔ یا مثلاً خاوند کو اپنی بیوی کی عصمت کے خلاف یقین ہوجاوے مگر وہ اسے شرعی طور پر ثابت نہ کرسکے جس صورت میں اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ مرد وعورت ایک دوسرے کے خلاف مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں اور پھر ان میں علیحدگی کرادی جاوے۔ اس صورت کو اسلامی اصطلاح میں لعان کہتے ہیں۔

۴۔ طلاق کی صورت میں اسلامی حکم یہ ہے کہ جب مرد وعورت میں ایسے حالات پیدا ہوجاویں کہ خاوند اپنی بیوی کو علیحدہ کرنے کی طرف مائل ہوجاوے تو پیشتر اس کے کہ وہ طلاق دے فریقین کے متعلقین کو ایک موقع مصالحت کی کوشش کا ملنا چاہئے۔ اگر یہ کوشش کامیاب ہوجاوے تو فَبِہَا لیکن اگر وہ کامیاب نہ ہو تو اس صورت میں خاوند کو اپنے اختیار سے بغیر عدالت میں جانے کے طلاق دینے کا حق ہے۔ مگر یہ طلاق ایسے طہر میں ہونی چاہئے جس میں خاوند بیوی اکٹھے نہ ہوئے ہوں تاکہ یہ کام جلد بازی کے طریق پر نہ ہو کہ جب جی میں آیا طلاق دے دی اور تا عورت کی مخصوص کشش خاوند کو اس کے اس ارادے سے روکنے کے لئے آزاد رہے۔

۵۔ گو خاوند بیوی کی جدائی ایک طلاق سے بھی ہوسکتی ہے مگر دو طلاقوں تک خاوند کو رجوع کا حق رہتا ہے اور کامل جدائی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ طلاق تین دفعہ تین مختلف وقتوں میں دی جاوے تاکہ مکمل علیحدگی کے لئے کسی عارضی ناراضگی میں قدم نہ اٹھایا جاسکے اور خاوند کو اپنے ٹھنڈے لمحات میں اونچ نیچ کے سوچنے کا موقع مل جاوے۔ اگر کوئی شخص جوش میں آکر ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ ناجائز ہوگا اور صرف ایک طلاق شمار ہوگی۔

۶۔ طلاق کی صورت میں خاوند کا فرض ہے کہ اگر وہ اپنی بیوی کا مہر پہلے نہیں ادا کرچکا تو طلاق کے وقت اسے ادا کرے اور اگر کوئی اور مال اس نے اپنی بیوی کو دے رکھا ہے تو وہ بھی واپس نہ لے بلکہ ممکن ہو تو اپنے پاس سے کچھ اور بھی دے دے اور بڑی خوش معاملگی اور احسان کے طریق پر اس کام کو سرانجام دے۔

۷۔ طلاق کے بعد بھی جب تک عورت دوسری شادی کے لئے آزاد نہ ہوجاوے خاوند اس بات کا ذمہ دار ہے کہ اپنی مطلقہ بیوی کے ضروری اخراجات کا بوجھ اٹھائے اور اگر کوئی خورد سالہ اولاد ہے جو ماں سے جدا نہیں ہوسکتی تو وہ بھی ماں کے پاس رہے گی اور اس کے ضروری اخراجات کا ذمہ دار باپ ہوگا۔

۸۔ خلع کے متعلق اسلامی قانون یہ ہے کہ چونکہ خانگی نظام کی امارت خاوند کے ہاتھ میں ہے یعنی ازروئے شریعت اور ازروئے عقل وہ نہ صرف بیوی کے اخراجات کا ذمہ دار ہے بلکہ فیملی کا ہیڈ بھی وہی ہے اور پھر دوسری طرف عورت ہوتی بھی نسبتاً سادہ مزاج ہے اور چالاک لوگوں کے دھوکے میں زیادہ آسانی کے ساتھ آسکتی ہے اس لئے بیوی کو خود بخود علیحدہ ہوجانے کا حق نہیں ہے بلکہ اس صورت میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے عورت اپنے خاوند کے ساتھ نبھاؤ کو ناممکن خیال کرے اور دوسری طرف خاوند اسے الگ کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو وہ حاکم کے ذریعہ علیحدگی حاصل کرسکتی ہے اور حاکم کا یہ کام مقرر کیا گیا ہے کہ اگر عورت کی طرف سے حقیقی خواہش علیحدگی کی موجود ہو اور وہ کسی دھوکے اور شرارت کا شکار نہ ہو رہی ہو تو علیحدگی کا حکم دے دے اور اس سوال میں زیادہ نہ پڑے کہ عورت کی علیحدگی کی خواہش مناسب یا پسندیدہ ہے یا نہیں۔ اس اصل کے ماتحت اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی دوسری شادی کو اپنے لئے واقعی ناقابل برداشت پاتی ہے تو وہ محض اسی بنا پر خلع کا مطالبہ کرسکتی ہے۔

۹۔ اگر خاوند اپنی بیوی کو کوئی مال یا جائیداد علاوہ از اخراجات زندگی دے چکا ہو اور وہ اس کی واپسی کا مطالبہ کرے تو خلع کی صورت میں عدالت اس کی واپسی کا بوجھ مناسب حد تک عورت پر ڈال سکتی ہے۔

۱۰۔ فسخ نکاح اور طلاق اور خلع کی ان صورتوں میں جن میں خاوند اور بیوی کے اکٹھے ہونے کے بعد علیحدگی ہوئی ہو عورت کو دوسری شادی کی اجازت نہیں ہے جب تک کہ اس کی علیحدگی پر ایک مقررہ میعاد جسے موٹے طور پر تین ماہ کہہ سکتے ہیں نہ گزر جاوے یا حمل کی صورت میں وضع حمل نہ ہوجاوے۔ اس میعاد کو شریعت کی اصطلاح میں عدت کہتے ہیں۔

یہ اس قانون شادی وطلاق کا ڈھانچہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت مسلمانوں کے واسطے مقرر فرمایا۔ اس نظام میں اسلامی قانون شادی کی خوبی تو ہمیشہ ہی اہل عقل وخرد کے نزدیک مسلّم رہی ہے۔ مگر یہ ایک شکر کا مقام ہے کہ صدیوں کی ٹھوکروں کے بعد اب دنیا میں آہستہ آہستہ اسلامی قانون طلاق کی طرف بھی آرہی ہے۔ چنانچہ مختلف مسیحی ممالک میں کم وبیش اسی لائن پر طلاق کا قانون بنتا چلا جارہا ہے جو اسلام نے پیش کی ہے۔ گو مغربی ممالک کی روش میں یہ اندیشہ بھی ضرور پایا جاتا ہے کہ کہیں طلاق زیادہ عام نہ ہوجاوے یعنی اس معاملہ میں لوگوں کے لئے حد اعتدال سے زیادہ آزادی کا دروازہ نہ کھول دیا جاوے کیونکہ جہاں ایک طرف طلاق کے دروازے کو بالکل بند کردینا یا ایسی ناواجب شرائط کے ساتھ مشروط کردینا جو عملاً بند کردینے کے مساوی ہو سخت نقصان دہ ہے وہاں اسے ناواجب طور پر زیادہ کھول دینا بھی کم ضرر رساں نہیں اور یقینا اصلاح کا رستہ وہی ہے جو اسلام نے اعتدال پر قائم رہتے ہوئے پیش کیا ہے۔

اس جگہ یہ ذکر بھی بے موقع نہ ہوگا کہ میور صاحب نے اسلامی قانون طلاق پر یہ دلآزار طعن کیا ہے کہ اس کی رو سے دو طلاقوں تک تو خاوند کو اپنی بیوی کی طرف رجوع کرنے کا حق ہوتا ہے لیکن تیسری طلاق ہوچکنے کے بعد اسے یہ حق صرف اس صورت میں ہے کہ عورت کسی اور شخص کے نکاح میں آکر پھر اس سے علیحدگی حاصل کرے اور اس کے بعد میور صاحب نہایت جرأت کے انداز میں فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں اس بات کو جائز رکھا گیا ہے کہ ایک کرایہ دار مرد کی خدمات حاصل کرکے اس کے ساتھ ایسی عورت کو اس شرط کے ساتھ بیاہ دیا جاوے کہ وہ اسے نکاح کے بعد طلاق دے دے گا تاکہ وہ عورت اپنے اصل خاوند کی طرف لوٹ سکے۔ یہ اعتراض میور صاحب کے پرلے درجہ کے تعصب اور اگر تعصب نہیں تو پرلے درجہ کی لاعلمی پر مبنی ہے۔ اسلام ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا کہ سابق خاوند کے واسطے عورت کو جائز کرنے کے لئے یہ حیلہ کیا جاوے کہ عورت کو کسی اور آدمی سے بیاہ کر پھر اس سے علیحدگی حاصل کی جاوے بلکہ حق یہ ہے کہ اسلام اس قسم کے حیلہ کو ایک سخت ناپاک اور لعنتی فعل قرار دیتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ۔ ’’یعنی وہ شخص خدا کی لعنت کے نیچے ہے جو کسی عورت کے ساتھ اس نیت سے نکاح کرتا ہے کہ تا بعد میں اسے طلاق دے کر اس کے سابقہ خاوند کے لئے اسے جائز کردے اور اسی طرح وہ شخص بھی خدا کی لعنت کے نیچے ہے جو کسی دوسرے شخص سے اپنی سابقہ بیوی کا اس غرض سے نکاح کرواتا ہے کہ تا وہ شخص اس سے طلاق حاصل کرکے پھر اس کے نکاح میں آسکے۔‘‘ اور حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی تو یہاں تک فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص اس قسم کا فعل کرے گا تو میں اسے زنا کی سزا دوں گا۔ اندریں حالات اس سے بڑھ کر دیدہ دلیری کیا ہوگی کہ اسلام کی طرف اس ناپاک طریق کو منسوب کیا جاوے۔

اسلامی تعلیم کا منشاء جسے میور صاحب نے نہیں سمجھا یا نہیں سمجھنا چاہا صرف یہ ہے کہ جب تین طلاقیں ہوچکیں تو اس کے بعد مرد وعورت اکٹھے نہیں ہوسکتے سوائے اس کے کہ عورت اپنی جائز ضرورت وغرض کے ماتحت کسی اور آدمی کے نکاح میں آئے اور اس کے بعد وہ اپنے لئے نئے خاوند کی وفات یا کسی حقیقی اختلاف کی بنا پر طلاق کی وجہ سے نہ اس غرض سے کہ وہ اپنے پہلے خاوند کی طرف لوٹ سکے پھر شادی کیلئے آزاد ہوجاوے تو اس صورت میں باہم رضامندی کے ساتھ پہلا خاوند اپنی سابقہ بیوی کے ساتھ پھر نکاح کرسکتا ہے۔ اور اس قانون میں حکمت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو یکے بعد دیگرے تین دفعہ طلاق دے چکتا ہے تو اس لمبے تجربہ کے بعد یہی سمجھا جائے گا کہ اب ان کی اہلی زندگی کسی صورت میں خوشگوار نہیں رہ سکتی۔ اس لئے اب انہیں پھر اکٹھے ہوکر ایک مزید تلخ تجربہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ کامل طور پر علیحدہ ہوجانا چاہئے اور ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہونے کا خیال دل سے نکال دینا چاہئے، لیکن اگر اس کے بعد عورت کسی اور مرد کے نکاح میں آئے اور اس کے ساتھ متاہلانہ زندگی گزارے اور پھر کسی حقیقی اور جائز وجہ سے اس نئے خاوند سے اس کی علیحدگی ہوجائے یا اس کا نیا خاوند فوت ہوجائے اور اس کے بعد وہ اور اس کا سابقہ خاوند باہم رضامندی کے ساتھ پھر اکٹھے ہونا چاہیں تو ان کے رستے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہئے کیونکہ علاوہ

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرُ (فاطر:35)

ترجمہ: اور وہ کہیں گے کہ تمام تر تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔

یقیناً ہمارا ربّ بہت ہی بخشنے والا (اور) قدردان ہے۔

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

{1583} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ میاں مبارک احمد صاحب کی وفات پر جب جنازہ لے کر قبر پر گئے تو قبر تیار نہ تھی اس واسطے وہیں ٹھہرنا پڑا۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام مقبرے کے شمال کی طرف درختوں کی قطار کے نیچے بیٹھ گئے۔ باقی احباب آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ اس وقت آپ نے جو تقریر کی وہ تو مجھے یاد نہیں مگر اس کا اثر یہ تھا کہ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ان لوگوں کا کوئی عزیز فوت ہو گیا ہے اور حضور ماتم پرسی کے لئے آئے ہیں اور ان کو تسلی دے رہے ہیں ۔منشی محمد اسماعیل صاحب نے بیان فرمایا کہ بالکل یہی الفاظ میں نے سید حامد شاہ صاحب کو لکھے تھے۔

{1584} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے سامنے محمد بخش نام کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر محمد بخش سے یہ مراد لی جائے کہ محمد کے طفیل بخشا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

{1585} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ مرزا حاکم بیگ کی شادی پر اس کے سسرال نے آتش بازی، تماشے اور باجے کا تقاضا کیا۔انہوں نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ میرے سسرال والے یہ چاہتے ہیں ۔حضور کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ سب ناجائز ہیں مگر مومن بعض وقت ناجائز سے بھی فائدہ اٹھا لیتا ہے مثلاً شہر میں وبائی مرض پھیلی ہوئی ہے۔ایک شخص اس خیال سے آتش بازی چھوڑتا ہے کہ اس سے ہوا صاف ہو جائے گی اور لوگوں کو فائدہ پہنچے گا تو وہ اس سے بھی گویا ثواب حاصل کرتا ہے۔اور اسی طرح باجے کے متعلق اگر اس شخص کی یہ نیت ہو کہ چونکہ ہم نے دور تک جانا ہے اور باجے کے ذریعے سے لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ فلاں شخص کی لڑکی کا نکاح فلاں شخص سے ہوا ہے اگر اس نے اس نیت سے باجا بجوایا تو یہ ایک اعلان کی صورت ہو جائے گی۔اس میں بھی ناجائز کا سوال اٹھ گیا۔

{1586} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ پیر افتخار احمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میرے والد منشی احمد جان صاحب مرحوم حج کو جانے لگے تو حضرت صاحب نے ایک خط ان کو لکھ کر دیا کہ یہ خط وہاں جا کر پڑھنا۔ چنانچہ میرے والد صاحب نے عرفات کے میدان میں وہ خط پڑھا اور ہم نے وہ خط سنا۔اس کے الفاظ خاکسار کو یاد نہیں ۔ ہم بیس آدمی اس خط کو سُن کر آمین کہنے والے تھے۔

{1587} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ پیر افتخار احمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ بشیر اول کے عقیقہ کے وقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا والد رحیم بخش قادیان میں تھا۔اس نے بچے کو بال مونڈنے کے وقت گودی میں لیا ہوا تھا اور بیت الفکر میں ہم پندرہ کے قریب آدمی حضور کے ساتھ تھے اور اتنے ہی آدمی بمشکل اس کمرہ میں آسکتے تھے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے والد جو اس تقریب میں تشریف لا رہے تھے بوجہ بارش بٹالہ میں ہی رکے رہے۔ گویا اس دن بارش خوب ہو رہی تھی۔

{1588} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔امۃ الرحمان بنت قاضی ضیاء الدین صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک شخص فجا تھا۔اس کی بیوی ابھی آٹھ دس سال کی بچی تھی اور وہ کالی سی تھی اور حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کے ساتھ ساتھ رہتی گویا یہ نوکرانی تھی۔ حضور اس کو فرماتے کہ ادھر آؤ اور مبارک احمد کو اچھی طرح سے رکھا کرو۔ ہم اس وقت تین لڑکیاں تھیں ، صفیہ،صغریٰ،امۃ الرحمان تو ہم نے حیران ہو جانا کہ ہم اس کو ذلیل سمجھتی ہیں اور حضرت صاحب اس کو بھی ادب سے بلاتے ہیں۔

{1589} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔امۃ الرحمان بنت قاضی ضیاء الدین صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضور ایک دالان میں ہوتے اور عورتیں بھی وہاں ہوتیں اور ہر وقت اپنے کام تحریر میں لگے رہتے ان کو کوئی خبر نہ ہوتی تھی کہ کون آیا اور کون گیا۔ایک لڑکی ہم تینوں میں سے بغیر اجازت کوئی چیز کھا لیتی۔ ایک دن وہ صحن میں بیٹھے آم کھا رہے تھے۔ہم دو لڑکیاں اوپر سے گئیں اور آم لے لئے۔ ایک عورت آگئی اور کہنے لگی تم نے آم کہاں سے لئے۔ہم نے کہا حضرت صاحب نے دیئے ہیں۔اس نے کہا نہیں تم نے خود ہی لئے ہیں۔حضور نے تجھ کو نہیں دیئے ان کو کہاں نظر آتا ہے۔ان کو تو کوئی خبر ہی نہیں ہوتی ۔کوئی آئے کوئی جائے۔حضور بیٹھے تھے میں آئی اور حضور کو خبر تک نہیں۔

{1590} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔امۃ الرحمان بنت قاضی ضیاء الدین صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان فرمایا کہ حضور ہمیشہ وضو سے رہتے تھے اور غسل بھی روز فرماتے ۔حضور نہایت رحیم کریم تھے۔ اگر حضور کوئی خاص دوائی یا غذا بنواتے تو کسی خاص اعتبار والے سے بنواتے ۔ یہ خادمہ جب تک نوکر رہی، چیزیں حضور کی بنایا کرتی۔

{1591} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔امۃ الرحمان بنت قاضی ضیاء الدین صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضور ’’سناتن دھرم کتاب تصنیف فرما رہے تھے تو ان دنوں میں مجھ کو بلانے آئے تو حضور کی زبان مبارک سے امۃ الرحمان کی جگہ سناتن دھرم کے لفظ نکل گئے تو ایک دن میں نے حضور سے عرض کی حضور مجھ کو فکر ہو گیا۔حضور کی زبان مبارک سے میری بابت یہ کیوں ہندو لفظ آجاتا ہے تو حضور نے فرمایا امۃ الرحمان یہ کوئی برا لفظ نہیں ہے۔اس کے معنے ہیں پرانا ایمان ۔پھر جب بھی یہ لفظ کہتے حضور ہنس پڑتے اور چہرہ چمک جاتا۔

{1592} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔امۃ الرحمان بنت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اُم المومنین علیہا السلام کو فرما رہے تھے کہ جو کام خدا تعالیٰ خود بخود کرے اس کا ذمہ وار بھی خدا تعالیٰ خود بخود ہو جاتا ہے۔انسان کی خواہش اس کے مطابق چاہئے اور دعائیں بھی کرے۔ جب انسان کی کوشش اور خواہش کے مطابق وہ ہو بھی جائے تو اس کی ذمہ واری وہ انسان پر ڈال دیتا ہے۔اس واسطے سب کام خدا کے اُسی کے ذمے ڈال دینے چاہئیں۔

{1593} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔امۃ الرحمان بنت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو چاہئے کہ کسی کی نسبت کینہ اپنے دل میں نہ رکھے اور مواد نہ جمائے رکھے کیونکہ اس کی وجہ سے بڑے بڑے نقصان اور مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے جب ایک دوسرے کی بابت کوئی دل میں رنج ہو تو فوراً مل کر دلوں کو صاف کر لینا چاہئے اور مثال بیان فرمائی جب انسان کو زخم ہو اس میں مواد پیپ بھرا پڑا ہو اور نکالا نہ جائے تو وہ گندہ مواد انسان کے بہت سے حصۂ بدن کو خراب کر دیتا ہے ۔ اسی طرح دل کے مواد کی بات ہے ۔ اگر ایک دوسرے کے رنج کو دل میں رکھا جائے تو زخم کے مواد کی طرح بُری حالت پیدا ہوتی ہے جس کی تلافی مشکل ہوتی ہے۔

{1595} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔امۃ الرحمان بنت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو سچے دل سے اخلاص رکھتا ہوتا تھا اور حضور کو معصوم جانتا ہوتا تھا۔حضور بھی اس کی خطاؤں پر چشم پوشی سے کام لیا کرتے تھے۔ اگرچہ وہ کوئی ناپسندیدہ کام کرتا لیکن حضور اس کے اخلاص کی وجہ سے باز پرس نہیں کیا کرتے تھے۔

{1596} بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔امۃ الرحمان بنت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کی وفات کی خبر آئی تو مغرب کا وقت تھا اور حضرت اقدس علیہ السلام اس وقت سے لے کر قریباً عشاء کی نماز تک ٹہلتے رہے ۔حضور علیہ السلام جب ٹہلتے تو چہرہ مبارک حضور کا اس طرح ہوتا کہ گویا بشرہ مبارک سے چمک ظاہر ہوتی ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ پنجم، مطبوعہ قادیان 2008)

✿✿✿✿

بقیہ سیرت خاتم النّبیین از صفحہ نمبر 7

اس کے کہ ان کی شادی میں کوئی امر اصولاً مانع نہیں ہے ایسی صورت میں یہ امید کرنا ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ اب وہ ایک دوسرے کے ساتھ نبھاؤ کر سکیں گے کیونکہ ایک عرصہ تک ایک دوسرے سے الگ رہنے اور اس عرصہ میں ایک تیسرے شخص کے ساتھ معاملہ پڑنے کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی قدر پیدا ہو جانا بالکل ممکن اور قرین قیاس ہے اور یہ مسئلہ بھی دراصل اسلام نے اس غرض سے خاص طور پر بیان کیا ہے کہ اگر ایک طرف اہلی زندگی کے تلخ تجربات کے سلسلہ کو محدود کیا جاوے تو دوسری طرف لوگوں میں اس خیال کا بھی سدباب کیا جاوے کہ گویا تین طلاقوں کا وجود اپنی ذات میں کوئی حرمت کی وجہ ہے اور یہ کہ تین طلاقوں کے بعد خاوند بیوی کے اکٹھے ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔

علاوہ ازیں تین طلاقوں کے بعد بھی تجدید نکاح کا دروازہ کھلا رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ تا اس سے لوگوں میں نکاح کے تقدس اور دوام کا احساس پیدا کیا جاوے اور یہ خیال قائم کیا جاوے کہ جب دو مرد و عورت کا ایک دفعہ آپس میں ازدواجی تعلق قائم ہو جاوے تو پھر انتہائی کوشش اس تعلق کے نبھانے کی ہونی چاہئے اور اگر کسی وجہ سے درمیان میں یہ تعلق ٹوٹ بھی جاوے اور اس کا پھر قائم ہونا محال بھی ہو جاوے تو پھر بھی آئندہ چل کر کوئی ایسا موقع جبکہ جائز طور پر اس تعلق کے دوبارہ جوڑے جانے کی امید ہو سکے ضائع نہیں جانے دینا چاہئے۔پس میور صاحب نے جس مسئلہ کو ایک غلط اور ناپاک صورت دے کر اس پر اعتراض کیا ہے وہ دراصل اپنی حقیقی صورت میں اسلامی تعلیم کی ایک بہت بڑی خوبی ہے جسے افسوس ہے کہ سر ولیم کی آنکھ دیکھ نہیں سکی۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 624 تا 629، مطبوعہ قادیان 2006)

✿✿✿✿

غیر اقوام میں شادی

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے ۔یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں ۔صرف تقوی اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14) یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 48، 49)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

’’مجھے عفو کا حکم ہوا ہے۔اس لیے تم لڑائی سے بچو۔‘‘

(نسائی کتاب الجہاد باب وجوب الجہاد)

طالبِ دُعا : خورشید احمد گنائی صاحب واہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

قریب تھا کہ کمزور مسلمانوں میں خانہ جنگی تک نوبت پہنچ جاتی
مگر آنحضرت ﷺ کی موقع شناسی اور مقناطیسی اثر نے اس کے خطرناک نتائج سے مسلمانوں کو بچالیا

جنگِ مریسیع کے حالات و واقعات کا بیان نیز بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں نیز فلسطینی مسلمانوں کے لیے دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 09 /اگست 2024 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جنگ مریسیع کے اختتام پر کس بات پر مسلمانوں میں خانہ جنگی کی نوبت آ پہنچی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: واقعہ یوں ہوا کہ حضرت عمرؓ کا ایک نوکر جہجاہ نامی مریسیع کے ایک چشمے پر پانی لینے گیا تو اتفاقاً اسی وقت ایک دوسرا شخص سنان نامی بھی، جو انصار کے حلیفوں میں سے تھا وہاں پانی لینے پہنچا۔ یہ دونوں شخص جاہل اور عامی لوگوں میں سے تھے۔ چشمے پر یہ دونوں شخص آپس میں لڑ پڑے۔ جہجاہ نے سنان کو ایک ضرب لگادی، سنان نے زور زور سے چلّانا شروع کردیا کہ اے انصار کے گروہ! میری مدد کے لیے آؤ۔ جب جہجاہ نے یہ دیکھا تو اس نے بھی مہاجرین کو اپنی مدد کے لیے بلایا۔ جن انصار و مہاجرین کے کانوں میں یہ آواز پہنچی وہ تلواریں لے کر چشمے کی جانب لپکے اور دیکھتے دیکھتے وہاں اچھا خاصا مجمع ہوگیا۔ قریب تھا کہ دونوں گروہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوجاتے ایسے میں بعض سمجھدار لوگوں نے مہاجرین اور انصار کو الگ الگ کرواکر صلح صفائی کروادی۔ آنحضور ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے اسے جاہلیت کا مظاہرہ قرار دیا اور ناراضی کا اظہار فرمایا۔

سوال: جب منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سُلول کو انصار اور مہاجرین کے جھگڑے کی اطلاع پہنچی تو اس نے کیا کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سُلول کو اس واقعے کی اطلاع پہنچی تو اس نے اس فتنے کو پھر جگانا چاہا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو آنحضور ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف خوب اُکسایا اور یہاں تک کہہ دیا کہ جب ہم مدینے جائیں گے تو عزت والا شخص یا گروہ ذلیل شخص یا گروہ کو شہر سے باہر نکال دے گا۔

سوال: عبداللہ بن ابی کی حرتیں دیکھ کر انکے بیٹے نے آنحضور ﷺ سے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے حکم دیں تو مَیں فی الفور عبداللہ بن ابی کا سر آپ کی خدمت میں پیش کردوں۔

سوال: جب زید بن ارقم نے یہ الفاظ سنے تو اس نے کیا کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زید بن ارقمؓ نے یہ الفاظ سنے تو فوراً اپنے چچا کے ذریعے اس بات کی اطلاع آنحضور ﷺ کو پہنچائی۔

سوال: حضرت عمرؓ نے جب عبداللہ بن ابی کے قتل کی اجازت رسول کریم ﷺ سے مانگی تو رسول کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے یہ الفاظ سنے تو غصّے سے بھر گئے اور رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ بن ابی کے قتل کی اجازت چاہی۔ مگر حضورِ اکرم ﷺ نے نرمی کا ارشاد فرمایا اور عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا۔ انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ آنحضور ﷺ نے اُسی وقت کُوچ کا حکم دیا اور مسلمان لشکر روانہ ہوگیا۔ اس موقعے پر اُسید بن حضیرؓ نے آنحضور ﷺ سے فوری بے وقت کُوچ کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم نے عبداللہ بن ابی کے الفاظ نہیں سنے۔ اُسید نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ چاہیں تو مدینے پہنچ کر عبداللہ بن ابی کو شہر بدر کرسکتے ہیں۔

سوال: جنگِ مریسیع کے اختتام پر مہاجرین اور انصار کے بیچ میں جنگ کی نوبت آ پہنچی تو کیا ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قریب تھا کہ کمزور مسلمانوں میں خانہ جنگی تک نوبت پہنچ جاتی۔ مگر آنحضرت ﷺ کی موقع شناسی اور مقناطیسی اثر نے اس کے خطرناک نتائج سے مسلمانوں کو بچالیا۔

سوال: عبداللہ بن ابی نے اپنے ناپاک الفاظ کس موقع پر واپس لئے؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ یہ سارا واقعہ بیان کرکے فرماتے ہیں کہ جب لشکرِ اسلامی مدینے کے قریب پہنچا تو عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کا رستہ روک لیا اور کہا کہ مَیں تمہیں مدینے کے اندر داخل نہیں ہونے دوں گا تاوقتیکہ تم وہ الفاظ واپس نہ لو جو تم نے آنحضرت ﷺ کے خلاف استعمال کیے ہیں۔ جس منہ سے یہ بات نکلی ہے کہ خدا کا نبی ذلیل ہے اور تم معزز ہو اسی منہ سے تمہیں یہ بات کہنی ہوگی کہ خدا کا نبی معزز ہے اور تم ذلیل ہو۔ عبداللہ بن ابی بن سُلول حیران اور خوف زدہ ہوگیا اور کہنے لگا اے میرے بیٹے! مَیں تمہارے ساتھ اتفاق کرتا ہوں محمد (ﷺ) معزز ہیں اور مَیں ذلیل ہوں۔ نَوجوان عبداللہ نے اس بات پر اپنے باپ کو چھوڑ دیا۔

سوال: رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کے گم جانے کے متعلق کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس سفر کے دوران حضور ﷺ کی اونٹنی بھی گُم گئی تھی۔ منافقین میں سے ایک شخص اس پر خوشیاں منانے لگا اور ایک مجلس میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو تو غیب کی بڑی بڑی خبریں مل جاتی ہیں تو کیا اِس اونٹنی کا علم نہیں ہوسکتا۔ مجلس میں موجود لوگوں نے اس کی منافقانہ باتیں سنیں تو اسے خود سے الگ کردیا۔ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پہنچا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس واقعے پر ایک شخص خوشیاں منارہا ہے، غیب کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے اور اس نے مجھے اس اونٹنی کے متعلق بتادیا ہے وہ سامنے اس گھاٹی میں ہے۔ اس پر وہ منافق شخص حیران اور ششدر رہ گیا اور بہت نادم ہوا اس نے اپنے ساتھیوں کی مجلس میں کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے معاملے میں شک تھا مگر آج سارے شک دُور ہوگئے اور گویا مَیں آج ہی مسلمان ہوا ہوں۔

سوال: حضور انور نے بنگلہ دیش، پاکستان اور فلسطین کے حالات کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حکومت کے خلاف وہاں فساد ہوا تھا، حکومت تو ختم ہوگئی مگر فساد جاری ہے، کل سے تھوڑی سی بہتری آئی ہے۔ ان حالات سے جماعت مخالف گروہ نے فائدہ اٹھاکر احمدیوں کو نقصان پہنچانا شروع کردیا ہے۔ ہماری بعض مساجد میں توڑ پھوڑ کی گئی، اور انہیں جلایا گیا۔ جامعہ احمدیہ اور جماعتی عمارات کو نقصان پہنچایا گیا۔ وہاں توڑ پھوڑ کی گئی ہے اور سامان جلایا گیا ہے۔ کئی احمدی زخمی ہوئے ہیں ان کے گھروں کو جلایا گیا ہے، نقصان پہنچایا گیا ہے۔ بعض گھروں کو مکمل جلادینے کی اطلاعات ہیں۔ بالکل لاقانونیت ہے۔ احمدیوں کو اُس علاقے میں جلسے کے دوران دو دفعہ نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن اُن کے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں مضبوط ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم یہ سب برداشت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ رحم اور فضل فرمائے اور احمدیوں کو اپنی امان میں رکھے۔ مخالفین کی پکڑ فرمائے۔

اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں وہاں بھی پھر سخت حالات پیدا ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آج کل ملاں اور مفاد پرست لوگ احمدیوں کے خلاف مزید سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے نام پر یہ لوگ ظلم کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے بھی جلد سامان فرمائے۔ فلسطین کے مسلمانوں کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کی پکڑ کرے اور یہ ظلم ختم ہو۔

تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے

نماز ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مومن مومن نہیں کہلا سکتا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14 /اپریل 2006 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: نماز کو کس طرح پڑھنا چاہیئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نماز ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مومن مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور پھر یہ کہ نماز پڑھنی کس طرح ہے۔ سنوار کر ادا کرنی ہے۔ نماز کو جلدی جلدی اس لئے ادا نہیں کرنا کہ مَیں نے اس کے بعد اپنے دنیاوی جھمیلوں کو نمٹانا ہے۔ نماز سنوار کر پڑھنے میں بہت سے لوازمات شامل ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ نماز پڑھنے سے پہلے اپنی جسمانی صفائی کا خیال رکھا جائے اور سستی اور کسل کو دور کیا جائے۔ اس لئے ہمیں حکم ہے کہ وضو کرکے نماز پڑھیں۔

سوال: وضو کرنے کا کیا طریق قرآن کریم میں بیان ہوا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَاَیۡدِیَكُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ اِلَی الۡكَعۡبَیۡنِ (المائدۃ:7) کہ اے مومنو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ بھی اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ بھی دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو۔

سوال: وضو کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب مسلمان اور مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں ڈھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں دُھل جاتی ہیں۔ جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہوکر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ڈھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہوکر نکلتا ہے۔

سوال: نماز وقت مقررہ پر ادا کرنے کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نماز کو سنوار کر ادا کرنے کے سلسلے میں ایک اہم بات وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ یہ وقت پر نماز پڑھنے کا احساس اور عادت ہی اس وصف کو نمایاں کرنے والی ہوگی کہ یہ انسان یا مومن بندہ نماز سنوار کر پڑھنے کی عادت اور خواہش رکھتا ہے اور اس کو عادت بھی ہے۔ نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا (النسآء: 104) یعنی نماز یقینا مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض ہے اور یہ نمازوں کے اوقات پانچ مقرر کئے گئے ہیں اور بروقت نماز کی ایک اہمیت ہے۔

سوال: نماز میں سنوار اور نکھار کب پیدا ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نماز میں سنوار اور نکھار تب پیدا ہوگا جب نمازیں باجماعت ادا کی جارہی ہوں گی کیونکہ ایک مومن پر نماز باجماعت فرض ہے۔ قرآن کریم کا حکم ہے کہ نماز کو قائم کرو، اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ آنحضرت ﷺ نے ان شرائط کو قائم کرنے کی جو سنت ہمارے سامنے قائم فرمائی وہ مسجد میں جاکر نماز باجماعت ادا کرنے کی ہے۔ ہمیں نماز باجماعت کی ادائیگی کی ترغیب دلاتے ہوئے آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔

سوال: نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ ایک نابینا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے راستے کی ٹھوکروں کی وجہ سے مسجد میں آنے میں دِقّت ہے۔ کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ پہلے تو آپؐ نے اجازت دے دی۔ پھر فرمایا تمہیں اذان کی آواز آجاتی ہے؟ اس نے عرض کی جی آواز تو آجاتی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر نماز کا حق یہ ہے کہ تم مسجد میں آکر نماز ادا کیا کرو۔

سوال: نماز کو سنوار کر پڑھنے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال، قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعے سے۔ خود آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کیلئے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے ہیں۔ پس کشاکش نفس سے انسان نجات پاکر اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

سوال: باجماعت نماز کی اہمیت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہ غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کرسکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔

سوال: استغفار کے حقیقی اصلی معنے کیا ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقے کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفَرَ سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے ہیں اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کرکے اس سے الگ نہیں ہوا۔ بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔ اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقص کو خدا کی قیومیت کے ذریعے بگڑنے سے بچاوے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کی اہمیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہوکر ترک کرو۔ یقینا یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو خود تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔

نیز فرمایا: تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔

❁ ❁ ❁

ارشاد نبوی ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس روز خدا تعالیٰ کے سایۂ عاطفت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا، اُس روز جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ عاطفت میں لے گا، اُن میں وہ دو لوگ بھی شامل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

اذکروا موتاکم بالخیر

آہ! میری والدہ، محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ

طارق احمد ادریس مربی سلسلہ ایڈیٹر اخبار بدر کنڑ

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ محترم میر مظہر الحق صاحب آف شموگہ مکرم ڈاکٹر مولوی محمد امام صاحب مولوی فاضل کی بیٹی اور محترم ایس ایم جعفر صادق صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ شموگہ، کرناٹک کی سب سے بڑی بہو تھیں اور مکرم الحاج میر کلیم اللہ صاحب کرناٹک کی نواسی تھیں۔ آپکی پیدائش 23/ مارچ 1955ء بمقام بنگلور ہوئی۔ آپ بچپن سے ہی بہت نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ آپ نے میٹرک کی پڑھائی بنگلور سے کی۔ نانا جان کی وفات کے بعد نانی جان والدہ محترمہ اور بچوں کے ساتھ شموگہ آگئیں اور یہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ آپکی شادی مورخہ 29/ اپریل 1979ء کو مکرم میر مظہر الحق صاحب ابن مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب مرحوم آف شموگہ کے ساتھ ہوئی۔ آپکے سسر محترم کے 10 بیٹے اور 3 بیٹیاں تھیں۔ بہت بڑا خاندان تھا۔ طویل عرصہ جائنٹ فیملی میں زندگی گزاری۔ کبھی کوئی شکایت نہیں کی۔ بڑی بہو ہونے کی وجہ سے دیور جو چھوٹی عمر کے تھے ان کا ماں کی طرح خیال رکھا۔ والدہ صاحبہ کی وفات پر خاکسار کے سبھی چچاؤں نے بہت افسوس کا اظہار کیا کہ آج ہماری ماں ہم سے بچھڑ گئی۔ آپ کی رہائش خاندانی مکان جماعت احمدیہ شموگہ کی مسجد کے ساتھ منسلک ہے۔ اُس وقت مرکزی نمائندگان جو مسجد میں قیام کرتے ان کے خوردونوش کا باقاعدگی اور بشاشتِ قلب کے ساتھ انتظام کیا کرتی تھیں۔ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھیں۔

والدہ صاحبہ کو شروع سے ہی ضلعی وصوبائی سطح پر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ سال 2019ء میں ضلعی صدر لجنہ اماء اللہ ضلع شموگہ و چتر درگہ کے طور پر منتخب ہوئیں اور تاوقت مرگ خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ آپ کے دور صدارت میں ضلع شموگہ و چتر درگہ کی مضافاتی جماعتوں راین ہلی وچکہ گنڈن ہلی میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔ غریب پرور، جماعتی خدمات کو پوری ذمہ داری سے ادا کرنے والی، خلافت سے بے لوث محبت رکھنے والی، عہدیداران کی عزت کرنے اور کروانے والی خاتون تھیں۔ مضافات کی جماعتوں میں لجنہ کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں مسلسل معلمین کرام سے رابطے میں رہتی تھیں۔ وفات سے چند دن قبل 4/ اگست 2024ء بروز اتوار لجنہ اماء اللہ شموگہ کی جانب سے منعقد یومِ تبلیغ کے جلسہ میں جس میں غیر از جماعت معززین کو بھی مدعو کیا گیا تھا آپ نے انگریزی میں تقریر کی۔ آپکی تقریر سن کر سب بہت متاثر ہوئے اور خوشی کا اظہار کیا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عملی نمونہ خاکسار نے آپ میں دیکھا ہے۔ خاکسار کی والدہ کو قرآن شریف کی تلاوت سے بے لوث محبت تھی۔ قرآن شریف کو بہت پڑھا کرتی تھیں۔ بہت سارے بچوں کو انہوں نے قرآن شریف پڑھایا ہے۔ قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اسکا ترجمہ اور تفسیر پر بھی بہت توجّہ دیتی تھیں۔ نظارت تعلیم القرآن کی طرف سے جاری کردہ قرآن کریم کے ترجمہ کا کورس ''مراسلاتی کورس'' میں بھی شامل تھیں۔ رمضان المبارک میں چار سے پانچ مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کرتیں دو مرتبہ ترجمہ کے ساتھ پڑھتیں۔ اپنے بچوں، پوتوں اور پوتیوں کو قرآن کریم پڑھاتیں، حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھ کر سناتیں۔ اخبار بدر اور اخبار الفضل کا مطالعہ باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔ باوجود ذیابطیس کے رمضان المبارک کے مکمل روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتیں۔ اعتکاف میں بہت کم سوتیں۔ زیادہ وقت عبادت میں گزارتیں۔ خاکسار وقف نو کے بابرکت نظام میں شامل ہے۔ والدہ صاحبہ مجھے بتاتیں کہ تمہاری پیدائش سے قبل گھریلو حالات بہت خراب تھے۔ قرض بہت ہوگیا تھا۔ کئی مشکلات کا سامنا تھا لیکن جب تمہیں وقف کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا جملہ پریشانیوں کا ازالہ ہوگیا۔ مجھے ہمیشہ توجہ دلاتیں کہ میں جماعت کا بچہ ہوں اور میں نے جماعت کی خدمت کرنی ہے۔ خاکسار جب جامعہ میں داخل ہوا تو بڑے فخر سے کہتیں کہ میرا بیٹا مبلغ بن رہا ہے جماعت کی خدمت کریگا اور میرے دوسرے بھائیوں کو کہتیں کہ اسی کی برکت سے تمہارے رزق میں برکت پڑتی ہے۔ قادیان سے خاص لگاؤ تھا۔ ہمیشہ سالانہ اجتماع، جلسہ سالانہ میں شامل ہوتیں اور کہتیں کہ سال میں ایک مرتبہ قادیان ضرور جانا چاہئے۔ امسال بھی سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کا پروگرام تھا۔ اجتماعات کے دنوں میں جہاں جماعتی انتظام ہوتا وہیں رہتیں اور کہتیں کہ جماعتی انتظام کے ساتھ رہیں گے تو تمام تر کارروائیوں میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اگر قادیان آکر ہم اپنے آرام کی تلاش میں رہیں گے تو قادیان آنے کے مقصد کو پا نہیں سکتے۔ قادیان جانے کے لئے کوئی بیماری کا عذر پیش کرتا تو کہتیں کہ قادیان کیلئے نکلو ساری بیماری دور ہوجائیگی۔

والدہ صاحبہ 8/ اگست، شام تک جماعتی کاموں میں مصروف تھیں۔ جملہ رپورٹس وغیرہ تیار کرکے دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت کو email کیا۔ رات کو شدید سردی اور بخار ہوا۔ دوسرے دن ہسپتال لے گئے لیکن طبیعت بگڑتی گئی اور مورخہ 11 اگست 2024 بروز اتوار صبح 5 بجے بعمر 70 سال حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ کی تدفین مورخہ 12 اگست 2024 صبح 8 بجے احمدیہ قبرستان شموگہ میں ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے شوہر محترم میر مظہر الحق صاحب نیز تین بیٹے (جن میں سے خاکسار وقف زندگی ہے) اور ایک بیٹی نیز انکی فیملیز پسماندگان کے طور پر چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ہر شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے، یہ شرائط آپ کے لیے مشعل راہ ہونی چاہئیں
اگر ان کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے تو دنیا میں حقیقی اخلاقی انقلاب لا سکتے ہیں

میں نویں شرط بیعت کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں جو یوں ہے :

”عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔“

ہر احمدی کو خلافت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہئے اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور اخلاص کے تعلق کو مسلسل مضبوط کرتے رہنا چاہئے
آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہئے اور اپنے اہل خصوصاً اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں،
آپ کو میرے خطبات جمعہ کو سننا چاہئے اور دیگر مواقع پر بھی بیان کی گئیں باتوں پر عمل کرنا چاہئے

جماعت احمدیہ کوسووکے 11ویں جلسہ سالانہ منعقدہ 26 مئی 2024ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ آپ ۲۶ مئی ۲۰۲۴ء کو اپنا گیارھواں جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ کامیاب کرے اور آپ سب بے انتہا فضلوں کے وارث ہوں۔

میں آپ کو یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو ہم سے بیعت لی ہے اس میں ہم سے پختہ عہد لیا ہے کہ ہم احمدیت قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی خاطر مکمل طور پر آپؑ کے فرمانبردار رہیں گے اور آپؑ کے ساتھ ہماری محبت کا تعلق دنیا کے تمام رشتوں سے بڑھ کر ہوگا۔

چنانچہ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ محبت کے اس تعلق کا اظہار کرنا چاہیے اور اس کا طریق یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر مخلصانہ طور پر عمل کریں جو درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی تعلیمات ہیں۔ تب ہی ہم حقیقی معنوں میں احمدی مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی دس شرائط بیان فرمائی ہیں۔ ہر شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے۔ یہ شرائط آپ کے لیے مشعل راہ ہونی چاہئیں اور اگر ان کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے تو دنیا میں حقیقی اخلاقی انقلاب لا سکتے ہیں۔ ایک احمدی کو اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لیے ان میں سے ہر ایک شرط پر خوب غور وخوض کرتے رہنا چاہیے۔ خود احتسابی اور اپنے اعمال کا مستقل جائزہ لینے کے ذریعہ سے ہی ہم شرائط بیعت کے تقاضوں کو پورا کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے۔ غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۶۲)

میں نویں شرط بیعت کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں جو یوں ہے: ”عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔“

اس شرط بیعت کے ایک زاویے کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”یاد رکھو خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہٗ)...... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر:۹) [اور اس (خدا) کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔] ......اب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز اسلام کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔“ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۱۸-۲۱۹)

اس لیے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ذاتی تعلق پیدا کریں اور بہترین احمدی مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ ہر روز باجماعت پنجوقتہ نمازیں ادا کریں اور اپنی دعاؤں کو بڑھائیں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تحمید کو اپنے دلوں میں جاری رکھیں۔

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نظامِ خلافت سے نوازا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو خلافت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہیے اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور اخلاص کے تعلق کو مسلسل مضبوط کرتے رہنا چاہیے۔ یہ ہماری مسلسل ترقی کی کلید ہے اور یہی وہ راستہ جو ہمیں ہماری جماعت کی دائمی ترقی تک لے جائے گا۔ آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہیے اور اپنے اہل خصوصاً اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔ آپ کو میرے خطبات جمعہ کو سننا چاہیے اور دیگر مواقع پر بھی بیان کی گئیں باتوں پر عمل کرنا چاہیے۔

آخر میں مَیں آپ سب سے کہتا ہوں کہ یہ وہ وقت ہے کہ آپ آگے بڑھیں اور پوری ہمت اور مضبوط عزم کے ساتھ اس بات کا وعدہ کریں کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کی ہوئی بیعت کی شرائط کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے مستقل نیک تبدیلیاں لاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ باقیوں تک اسلام کے پُرامن پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ ہوں گے اور اپنے ہم وطنوں اور دنیا بھر کے لوگوں کو سچے اسلام کی پناہ میں آنے کی طرف کھینچیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ آمین

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 10 جولائی 2024)

......☆......☆......☆......

میرے آقا میرے سلطاں نے بلایا مجھ کو

تنویر احمد ناصر، نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان

جلسہ سالانہ یوکے 2024ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی ملاقات کے موقع پر مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نے یہ نظم حضور انور کی خدمت میں پیش کی تھی۔

مُژدہ اک جانفزا ہاتف نے سنایا مجھ کو
میرے آقا مرے سلطاں نے بُلایا مجھ کو

جل رہا تھا میں حوادث کی تپش سے آقا
مل گیا تیری عنایات کا سایہ مجھ کو

تیرے الطاف کی ایسی ہوئی بارش مجھ پر
جن سے ہر رنج و غم و درد بھلایا مجھ کو

گرتے ہی تھام لیا ہاتھ سے بڑھ کر مجھ کو
دست شفقت ہے ترا عرش کا پایا مجھ کو

نور نے تیرے کیا بے خود و مسحور مجھے
تجھ کو جو دیکھا تو کچھ اور نہ بھایا مجھ کو

تا ابد جاری ہو فیضان نبوت مولی
رکھنا وابستہ خلافت سے خدایا مجھ کو

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اکتوبر 2016)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بقیہ آن لائن ملاقات از صفحہ نمبر 2

بقیہ آن لائن ملاقات از صفحہ نمبر 2

اس لیے مجھے معلوم نہیں کہ کون سی ٹیم جیتنے کی حقدار ہے لیکن جب گھانا فٹبال کھیل رہا تھا تو میری خواہش تھی کہ گھانا جیتے لیکن گھانا میچ ہار گیا۔ اگر ان کے اور میچز ہوں گے تو میری خواہش ہے کہ وہ انشاء اللہ جیت جائیں۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ سورۃ الفاتحہ کے ایک سے زائد نام کیوں ہیں؟ مثلاً ''الشفاء'' اور ''امّ الکتاب''۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایسا اس لیے ہے کیونکہ یہ سورت قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ یہ وہ بنیادی سورت ہے جو ہمیں کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرو اور اس کی پناہ میں آجاؤ۔ پھر اس میں اللہ تعالیٰ کی اور بہت سی صفات بیان ہوئی ہیں۔ اس کا ایک نام ''الشفاء'' ہے کیونکہ یہ روحانی بیماریوں کا علاج کرتی ہے۔ آپ سورۃ الفاتحہ میں پڑھتے ہیں کہ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہ ہر چیز کو پالنے اور قائم رکھنے والا ہے۔ وہ مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں بہت سے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت کو اس لیے مختلف نام دیے گئے ہیں کیونکہ اس میں ان تمام مضامین کا خلاصہ آگیا ہے جن کی تفصیل قرآن کریم کے دیگر حصوں میں بیان ہوئی ہے۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو معاف کرتا ہے جس نے بخشش مانگنے اور اپنی اصلاح کرنے کی نیت تو کر لی ہو مگر اچانک اس کی وفات ہو جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کی نیت نیک ہو اور ارادہ کر لیا ہو کہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنی ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم چاہتے ہوئے اس کی بخشش مانگ رہی ہیں۔ پھر اگر موت بھی آجائے تو اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے اس لیے وہ بخش دیتا ہے۔

حضور انور نے ایک حدیث کا حوالہ دیا جس میں ذکر تھا کہ ایک شخص نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کی خواہش کی۔ جب وہ ایک دور دراز علاقے میں ایک ایسے شخص کو ملنے جا رہا تھا جس نے اسے توبہ کا طریق سکھانا تھا تو راستے میں ہی اچانک اسے موت آگئی۔ چنانچہ دوزخ اور جنت کے فرشتے وہاں پہنچ گئے اور ان میں بحث شروع ہوگئی کہ کون اس کی روح ساتھ لے جائے گا۔ بالآخر اسے جنت میں لے جانے کا فیصلہ اس بات پر ہوا کہ وہ اس زمین کے زیادہ قریب تھا جس کی طرف وہ جا رہا تھا بہ نسبت اس زمین کے جہاں سے وہ چلا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ گناہ یا برے کام کرنے کے بعد اگر کوئی شخص آخر پر بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے کیونکہ وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ اسلام میک اپ، نیل پالش، ہیئر بریڈنگ اور وِگز کے متعلق کیا کہتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کہتا ہے کہ عورت میک اپ لگا سکتی ہے اس میں کوئی ہرج نہیں لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک مسلمان کی دیگر ذمہ داریاں بھی ہیں۔ آپ کو اپنی روزانہ کی پنجوقتہ نماز ادا کرنی چاہیے۔ جب نماز کا وقت آئے تو پھر یہ فکر نہیں ہونی چاہیے کہ چونکہ میک اپ لگایا ہوا ہے اس لیے وضو نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کو وضو کرنا چاہیے اور اپنی نماز ادا کرنی چاہیے۔ ایسے وقت میں آپ کو میک اپ کا خیال نہیں رکھنا چاہیے۔ اگر آپ کو صرف اپنے میک اپ کی فکر رہتی ہے اور آپ اپنی نمازیں چھوڑ دیں اور نماز کی ذمہ داریاں پوری نہ کریں تو پھر یہ گناہ ہے اور آپ غلط کر رہی ہوں گی۔ ورنہ میک اپ لگانے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

آپ نیل پالش بھی لگا سکتی ہیں۔ نیل پالش ناخنوں پر لگایا جاتا ہے اس سے ناخن ڈھک جاتے ہیں۔ نیل پالش اور ناخن کے درمیان کوئی خالی جگہ نہیں رہتی اس لیے آپ نیل پالش کے ساتھ وضو کر سکتی ہیں اور اس میں کوئی ہرج نہیں۔ مزید برآں جس طرح افریقن خواتین اپنے بالوں کو بریڈ کرتی ہیں اس میں بھی کوئی ہرج نہیں۔ اسی طرح وِگز استعمال کرنے میں بھی کوئی ہرج نہیں۔ اسلام ان سب چیزوں کو استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ یہ چیزیں آپ کو اپنی روزانہ کی پنجوقتہ نماز سے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے دور لے جانے والی نہ بنیں۔

ایک نو سالہ ناصرہ نے سوال کیا کہ میری عمر میں اللہ تعالیٰ سے مضبوط اور پختہ تعلق پیدا کرنے کا سب سے بہترین طریقہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سات سے دس سال کی عمر تک بچے کو روزانہ پنج وقتہ نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تو سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا تعلق پیدا کرنا چاہتی ہیں تو آپ کو اپنی روزانہ پنجوقتہ نمازیں ادا کرنی چاہئیں اور آپ کو قرآن کریم بھی پڑھنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو آپ کو قرآن کریم کے معانی بھی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے یا کم از کم قرآن کریم کی بعض سورتوں کے معانی آنے چاہئیں جو آپ اپنی نماز میں پڑھتی ہیں۔ تو اس طرح سے آپ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کر سکتی ہیں۔ اور اگر آپ ایسے کرتی رہیں تو جس قدر آپ بڑی ہوتی جائیں گی اسی قدر آپ کا علم بھی بڑھتا جائے گا اور آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی بڑھتا جائے گا۔

ایک ناصرہ نے حضور انور سے اپنی ایک خواب کی تعبیر جاننی چاہی جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک سفید کپڑے میں ملبوس سجدے کی حالت میں دیکھا۔

اس خواب کی تعبیر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک اچھا خواب ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو تھے اور آپ علیہ السلام نے آپ کو خواب میں دکھایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے قریب ہونا چاہتی ہو تو سجدہ کی حالت میں اور نماز کے دوران بھی خشوع و خضوع سے دعا کرو، اس کے حضور جھکو اور جو بھی حاجت ہو اسے خدا تعالیٰ سے مانگو۔ تعلق باللہ کا سب سے عمدہ طریقہ سجدہ کی حالت ہے جو عاجزی و انکساری کی سب سے انتہائی حالت ہے۔ جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور مکمل طور پر سر تسلیم خم کر بیٹھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو دکھایا کہ آپ کو بھی اس طریق پر دعا کرنی چاہیے۔

والٹا ریجن سے تعلق رکھنے والی ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ جب حضور گھانا تشریف لائیں گے تو کیا والٹا ریجن میں ہم سے آکر ملیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب میں گھانا آؤں گا تو دیکھوں گا کہ اگر میرے پلان میں والٹا ریجن کا دورہ شامل ہے تو انشاء اللہ اس کے مطابق وہاں جانے کا دیکھوں گا۔ ابھی مجھے معلوم نہیں۔ شاید اگلے سال یا دو سال بعد پروگرام بنے۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ ایک احمدی لڑکی کو پڑھائی کے لیے کن مضامین کا انتخاب کرنا چاہیے اور کونسا Career اختیار کرنا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو جو مضمون پسند ہو پڑھ سکتی ہیں۔ آپ ڈاکٹر، ٹیچر، وکالت یا کسی اَور مضمون کا انتخاب کر سکتی ہیں۔ آپ جس مضمون کو پڑھنے کی خواہشمند ہوں اور وہ آپ کے لیے مفید ہو وہ پڑھ سکتی ہیں صرف اس بات کا خیال رکھیں کہ ایسے مضامین کا انتخاب کریں جو آپ کے لیے، آپ کے ہم وطنوں، قوم اور جماعت کے لیے مفید ہوں۔ اگر پڑھائی کر کے آپ اپنی قوم یا جماعت کی خدمت کر سکیں تو ایسے مضامین کا پڑھنا آپ کے لیے مفید ہے۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اختلافات کیوں پیدا ہوئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد ہی نہیں شروع ہوا بلکہ تیس سال تک خلافت راشدہ کا نظام جاری تھا اور حضرت عثمانؓ کے دور میں مسلمانوں کے مابین اختلاف شروع ہوا اور اس کی وجہ اس دور کے منافقین تھے جو نہیں چاہتے تھے کہ اسلام پھیلے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیشگوئی فرمائی کہ میری وفات کے بعد کچھ سالوں تک حقیقی خلافت کا نظام جاری ہوگا جو خلافت راشدہ کا سلسلہ ہے اور پھر اس کے بعد مسلمانوں میں اختلاف اور تفرقہ پیدا ہوگا۔ پھر اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ ہوگا جو تقریباً ہزار سال پر محیط رہے گا اور پھر اس کے بعد مسیح موعود کی آمد ہوگی اور وہ پھر دوبارہ مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو یہی کام ہے جو ہم احمدی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو متحد کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد نظام خلافت کا سلسلہ جاری ہوگا اور یہی ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ دوسرے مسلمانوں میں خلافت نہیں۔ صرف جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام ہے اور ہر دن لوگ جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر سال ہزاروں لوگ بلکہ لاکھوں لوگ جماعت میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہم بڑھ رہے ہیں اور وہ گھٹتے چلے جا رہے ہیں۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی اور جب بھی مسلمانوں میں کوئی دنیاوی لالچ پیدا ہوگی تو تفرقہ پیدا ہوگا اور یہی ہم نے دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ ایسے ملوک بھی تھے جو خلافت راشدہ کے تیس سال بعد آئے۔ ان کو گو خلافت کا لقب تو ملا لیکن وہ ملوکیت ہی تھی۔ وہ بادشاہ تھے اور یہ خلافت وراثتی تھی جبکہ اسلام میں وراثتی خلافت کا کوئی تصور نہیں۔

اب جب سے آپ نے احمدیت قبول کی ہے، جب سے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوئے ہو، آپ علیہ السلام ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مصداق ہیں، تو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء کو پورا کیا۔ اس لحاظ سے آپ بہت خوش نصیب ہو۔

ملاقات کے آخر پر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ گھانا نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور لجنہ اماء اللہ اور جماعت احمدیہ گھانا کے لیے دعاؤں کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 9 دسمبر 2022)

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

تیار ہے۔ پس جو شخص قربانی کرتا ہے وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دونگا۔ اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ انسان جس امر کا تصویری زبان میں اقرار کرے عملاً بھی اُسے پورا کر کے دکھا دے کیونکہ محض نقل جس کے ساتھ حقیقت نہ ہو کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ آخر تھیٹر والوں کو شرفاء کیوں ناپسند کرتے ہیں اسی لئے کہ تھیٹر میں جو نقال بادشاہ بنتے ہیں اُن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی لیکن حقیقی بادشاہ کی سب لوگ عزت کرتے ہیں تھیٹر میں بادشاہ بننے والا اگر عملی زندگی میں اس کیلئے جدوجہد کرے تو اُسے بُرا نہیں سمجھا جائیگا لیکن محض نقل کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جو شخص بکرے کی قربانی کے ساتھ اپنے نفس کی قربانی بھی کرتا ہے وہ شرفاء کے نزدیک قابلِ احترام ہے۔ لیکن جو شخص صرف بکرے کی قربانی پر اکتفا کرتا ہے وہ نقال اور بھانڈ ہے اور اس لئے کسی عزت کا مستحق نہیں۔ پھر اگر غور کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سوائے اُن قصابوں کے جو جانوروں کو روزانہ ذبح کرنے کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں دوسرے لوگوں کی طبیعت پر جانور کو ذبح ہوتے دیکھ کر ایک گہرا اثر پڑتا ہے اور اُن کے خیالات میں ایک زبردست ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ اسی اثر کے ماتحت بعض قوموں نے قربانی کو ظلم قرار دیدیا ہے۔ اُن کا یہ فعل تو کمزوری کی علامت ہے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قربانی کا اثر طبیعت پر ضرور پڑتا ہے۔ اور اسی اثر کو پیدا کرنے کیلئے قربانی کو عبادت میں شامل کیا گیا ہے۔ گویا قربانی کے ذریعہ سے ہر انسان اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے میرے لئے قربان ہوا ہے اسی طرح میں بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے اعلیٰ چیزوں کے لئے مجھے اپنی جان دینی پڑے گی تو میں بھی خوشی سے اپنی جان دے دوں گا۔ اب غور کرو جو شخص قربانی کی اس حکمت کو سمجھ کر قربانی کرتا ہے اسکی طبیعت پر اس کا کس قدر گہرا اثر پڑے گا اور کس طرح وہ اپنے اس فرض کو یاد رکھے گا جو اُس کے پیدا کرنیوالے کی طرف سے اُس پر عائد ہوتا ہے۔ اس ذبح کی یاد ہمیشہ اس کے دل میں تازہ رہے گی اور اس کا دل اُسے کہتا رہیگا کہ دیکھ تُو نے اپنے ہاتھوں سے بکرے کو ذبح کر کے اس امر کا اقرار کیا تھا کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کیلئے قربان کی جاتی ہے۔ اب تجھے بھی اس قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے جو صداقتوں کے قیام کیلئے یا بنی نوع انسان کی تکالیف کے دُور کرنے کیلئے تجھے کرنی پڑیں۔ یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نہ تمہاری قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ خدا تعالیٰ کو وہ ارادۂ نیک پہنچتا ہے جو خشیت اللہ کو مدنظر رکھ کر تم نے کیا تھا۔ یعنی اگر تم اس غرض کو پورا کرو گے جس کے لئے تم نے قربانی کی ہے تو فائدہ ہوگا ورنہ صرف گوشت کھانے اور خون بہانے کا کام تم سے ہوا ہے جس کا کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 57، مطبوعہ قادیان 2010)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسلؐ ۞ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام ۞ مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 30/ستمبر 2016)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29/جون 2024ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ ثمینہ ریاض صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض احمد صاحب (جماعت Wandsworth۔یوکے)

25/جون کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، صدقہ و خیرات کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا وفا کا تعلق تھا۔ آپ نے 2006ء سے 2022ء تک باقاعدگی کے ساتھ ضیافت کی ڈیوٹی کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے میاں جماعت وانڈزورتھ میں بطور سیکرٹری ضیافت خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مرزا ہارون علی صاحب (ورجینیا۔ امریکہ)

2/اپریل 2024ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا صالح علی صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ مرحوم نے عزیز آباد کراچی میں مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1992ء میں امریکہ شفٹ ہونے پر لمبا عرصہ جماعت ورجینیا کے شعبہ مال سے منسلک رہے۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد، منکسر المزاج، ملنسار، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(2) مکرمہ خورشید عطاء صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب (ٹورانٹو۔کینیڈا)

2/مئی 2024ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا صالح علی صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ والدین کے ہمراہ قادیان سے ربوہ آئیں۔ آپ نے سائیکالوجی میں ماسٹرز کیا ہوا تھا۔ شادی کے بعد کراچی میں لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ کے متعدد عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی اور کراچی میں لجنہ کے لیے درسوں کا اہتمام بھی کرتی رہیں۔ مجلس شوریٰ کی ممبر بھی رہیں۔ خدمت دین کے ساتھ خدمت انسانیت کی بھی بھرپور توفیق پائی۔ آپ ایک اچھی مضمون نگار بھی تھیں اور آپ کے کئی مضامین رسالہ مصباح اور النساء میں شائع ہوئے۔ آپ نے واقفین نو کے والدین کے لیے ایک کتاب بھی تصنیف کی۔ ہومیوپیتھی کا علم بھی رکھتی تھیں۔ رشتہ ناطہ اور میرج کاؤنسلنگ کی خدمات بھی بڑی عمدگی سے ادا کرتی رہیں۔ کینیڈا آنے کے بعد ٹورانٹو ایسٹ کی صدر لجنہ کی خدمت کے علاوہ آپ کو نیشنل عاملہ کی اعزازی رکنیت حاصل رہی۔ آپ نے اور آپ کے میاں نے کینیڈا آکر مستحق طلبہ کے لیے ''خورشید عطاء سکالرشپ'' کا اجراء بھی کیا۔

(3) مکرم میجر ریٹائرڈ مبشر احمد صاحب ابن مکرم چودھری امام علی سدھو صاحب (بہاولپور)

5/اپریل 2024ء کو 81 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چودھری علی احمد صاحب رضی اللہ عنہ آف چک 99 شمالی سرگودھا کے نواسے تھے۔ ابتدائی تعلیم سرگودھا سے حاصل کی اور پھر تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے کیا۔ 1965ء میں پاک آرمی میں کمیشن حاصل کیا۔ مرحوم صوم صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، خلافت کے عاشق اور مالی قربانی میں پیش پیش ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ عہدیداران اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ مرحوم کو سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری امور عامہ ضلع بہاولپور کے علاوہ سیکرٹری اصلاح وارشاد بہاولپور شہر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 1989ء میں میڈیکل کیمپ لگانے کی وجہ سے آپ پر مقدمہ بھی ہوا اور اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری حمید اللہ صاحب مرحوم (نبی سرروڈ ضلع عمر کوٹ سندھ)

12/اپریل 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت عبد اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑنواسی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خوش اخلاق، غریبوں کی ہمدرد اور خلافت سے پیار کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے حلقہ کی صدر لجنہ کے علاوہ کئی عہدوں پر جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ سکولوں کے مینجمنٹ بورڈ کی بھی لمبے عرصہ تک ممبر رہیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 6 بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر نصر اللہ حمید صاحب واقف زندگی ڈاکٹر ہیں اور آجکل سیرالیون، افریقہ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں اور سب سے چھوٹے بیٹے مکرم لئیق احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل نظارت امور عامہ ربوہ میں خدمت کی سعادت پارہے ہیں۔

(5) مکرمہ صفیہ خواجہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الکریم خواجہ صاحب (جماعت ریڈبرج یوکے)

22/اپریل 2024ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم محمد اصغر لون صاحب (آف ایسٹ افریقہ) کی بیٹی تھی۔ 1965ء میں ہجرت کر کے یوکے آئیں۔ مرحومہ کا ابتدا سے ہی جماعت کے ساتھ پختہ تعلق تھا جس کو آخری دم تک قائم رکھا۔ اپنے ریجن میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کرنے کا موقع ملتا رہا۔ مہمانوں کی تواضع بڑے شوق سے کرتیں۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم سلطان لون صاحب (نیشنل سیکرٹری مال جماعت یوکے) کی خالہ اور مکرم عکاشہ بدر صاحب (نائب صدر انصار اللہ یوکے) کی خوش دامن تھیں۔

(6) مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد بشیر صاحب (پرلی۔یوکے)

28/اپریل 2024ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی دلپذیر صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی، مکرم ڈاکٹر فضل حق صاحب آف ربوہ کی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب شہید کی بڑی بہن تھیں۔ آپ کے شوہر مکرم محمود احمد بشیر صاحب نے بعد از ریٹائرمنٹ وقف کیا تھا اور وکالت تبشیر لندن میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ کو کئی سال تک مسجد فضل کی ضیافت ٹیم کے علاوہ جلسہ سالانہ پر بطور ناظمہ شعبہ ضیافت خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، خدمت کے جذبہ سے سرشار، چندوں میں باقاعدہ، خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی ایک نیک بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم مسعود احمد بشیر صاحب مقامی سطح پر صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(7) مکرمہ بشریٰ کشور چغتائی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الواسع آدم چغتائی صاحب (برمنگھم۔یوکے)

30/اپریل 2024ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد سعید سعدی صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی، حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی بہو اور بھتیجی اور حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ نے ہمیشہ بہت سادہ اور انکساری سے زندگی گزاری۔ اردو اور پولیٹکس میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کو برمنگھم میں پہلی صدر لجنہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کا گھر نماز سینٹر کے طور پر بھی استعمال ہوتا رہا۔ چند سال پرائمری سکول اور پھر سیکنڈری سکول میں اردو زبان پڑھاتی رہیں۔ اس دوران انہوں نے اردو نصاب کے متعلق کچھ کتابیں بھی تصنیف کیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے مقامی کمیونٹی کے ہر مذہب اور نسل کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کیا۔ ایشین آرٹ اینڈ کلچر کے نام پر لاتعداد پروگراموں میں حصہ لیا۔ نمازوں کی پابند، ایک مضبوط عزم وہمت کی مالک، نرم دل، صابرہ وشاکرہ مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(8) مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ اہلیہ محمد جاوید ملہی صاحب (نیوزی لینڈ)

24/مارچ 2024ء کو 56 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت خلافت ثانیہ میں ان کے دادا مکرم چودھری محمد دین صاحب کے ذریعہ آئی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، مہمان نواز، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے بے پناہ عقیدت کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی خلافت سے وابستہ رکھنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں۔ 2009ء میں جب آپ کے میاں اسیر راہ مولا تھے تو آپ نے بڑی استقامت کے ساتھ وقت گزارا اور ایک بار بھی شکوہ زبان پر نہ لائیں۔ جب آپ کی شادی ہوئی تو اس وقت آپ کے گاؤں تلواڑہ ملیاں میں ابھی ڈش نہیں لگی تھی۔ مرکز سے آنے والے ایک نمائندہ نے کہا کہ اگر آپ ڈش نہیں لگوا سکتے تو مرکز لگوا دیتا ہے تو اس پر آپ نے انہیں کہا کہ ہم خود لگوا لیں گے اور پھر سلامیوں کی ساری رقم دے کر اپنے گاؤں میں ڈش لگوائی۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

✡✡✡✡

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ✡ کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دِکھلائے ✡ یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہیئے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11907: میں عمر فاروق ولد مکرم سرج الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریفریجریٹر میکینک تاریخ پیدائش 6 مئی 1994 پیدائشی احمدی ساکن: شیونیری کالونی 3rd cross سرسوتی نگر گنیش پور ہندلگا صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جولائی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : طارق احمد گلبرگی العبد : محمد فاروق گواہ : عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 11908: میں ریحانہ سلطانہ زوجہ مکرم محمد وحید الدین سلطان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن سرسوتی نگر گنیش پور بلگاوی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر ایک لاکھ گیارہ ہزار گیارہ صد گیارہ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد وحید الدین سلطان الامۃ : ریحانہ سلطانہ گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11909: میں سمینہ جاوید زوجہ مکرم عبد الغفار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن پورانی گلی نندگر دخانہ پور ضلع بیجو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 12 گرام 22 کیریٹ حق مہر -/11,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد کلیم خان الامۃ : سمینہ جاوید گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11910: میں وسیم خان رام درگ ولد مکرم رسول خان صاحب رام درگ قوم احمدی مسلمان پیشہ پینٹر تاریخ پیدائش 1 جون 1982 پیدائشی احمدی ساکن شاراوتی نگر نزد KEB اولڈ ہوبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد مکان 20/30 پر مشتمل ہے۔ اس کی رجسٹری نہیں ہے۔ اس کا سروے نمبر نہیں ہے۔ اس کی قیمت اس وقت اندازاً 10 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نسیم خان لودھی العبد : وسیم خان رام درگ گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11911: میں وسیم احمد لودھی ولد مکرم رفیق احمد لودھی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پینٹر عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن نکر نگر اولڈ ہوبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد کلیم خان العبد : وسیم خان لودھی گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11912: میں امۃ المتین عرشیہ زوجہ مکرم نسیم احمد لودھی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن نکر نگر اولڈ ہبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/12,500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : نسیم احمد لودھی الامۃ : امۃ المتین عرشیہ لودھی گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11913: میں نرگس خاتون زوجہ مکرم ندیم احمد لودھی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن نیکر نگر اولڈ ہبلی ضلع دھارواڑ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ندیم احمد لودھی الامۃ : نرگس خاتون گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11914: میں حفاد احمد ولد مکرم یاسر عرفات صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 10 نومبر 2002 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ سرائے طاہر سول لائنز روڈ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب مستقل پتہ: منل کاڈاواتھ تھر وتھیاڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد علی جناح طلحہ العبد : حفاد احمد گواہ : سرمد احمد

مسل نمبر 11915: میں نصرت بنت مکرم محمد صالح صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 20 جنوری 2000 پیدائشی احمدی ساکن حلقہ باب الابواب قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مارچ 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سعادت احمد جاوید الامۃ : نصرت گواہ : محمد دانش

مسل نمبر 11916: میں افراح ناصر بنت مکرم محمد ابراہیم ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 15 اگست 1999 پیدائشی احمدی ساکن محلہ باب الابواب قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : متین الرحمٰن الامۃ : افراح ناصر گواہ : محمد ابراہیم ناصر

مسل نمبر 11917: میں بشریٰ عطیہ زوجہ مکرم احمد وجیہ کاشف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جماعت احمدیہ پونہ مستقل پتہ: جماعت احمدیہ جمشید پور جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 193.31 گرام 22

هوالشافی
N D QAMAR HERBAL & UNANI CLINIC
(Treatment for all kinds of Chronic Diseases)
SINCE 1980
Near Khilafat Gate Qadian (Punjab)
contact no : +91 99156 02293
email : qamarafiq81@gmail.com
instagram : qamar_clinic

GRIZZLY
BE ALWAYS AHEAD
Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "Grizzly Wallet"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com, Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا : عطاء الرحمٰن (بھاٹی پوٹا، ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

کیریٹ، 6.58 گرام 18 کیریٹ۔زیور نقرئی: 387 گرام حق مہر: دو لاکھ روپے۔حق مہر جو دو لاکھ روپے تھا وہ jewellery کی شکل میں ادا کردیا گیا ہے۔جس کا ذکر اوپر 22 کیریٹ زیور طلائی میں آگیا ہے۔ 49.500 گرام سونا حق مہر کی شکل میں خاوند کی جانب سے خاکسار کو ادا کردیا گیا ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/4,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آفرید احمد　　الامۃ : بشریٰ عطیہ　　گواہ : سید خالد احمد

مسل نمبر 11918: میں فیضان احمد عادل ہوڈری ولد مکرم عطاء الرحمٰن ہوڈری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 12 مئی 1998 پیدائشی احمدی ساکن: محلہ مسلم پورہ ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/22,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نعیم احمد سگری　　العبد : فیضان احمد عادل　　گواہ : نعمان احمد شخنہ

مسل نمبر 11919: میں روشن احمد کے این ولد مکرم کے ایم نورالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر تاریخ پیدائش 6 مارچ 2001 پیدائشی احمدی ساکن: kizhakkanal(H)Valayanchirangara بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : پی کے شہل حمید　　العبد : روشن احمد کے این　　گواہ : کے ایم نورالدین

مسل نمبر 11920: میں شہزادہ مشتاق ولد مکرم مشتاق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 27 جنوری 2004 پیدائشی احمدی ساکن راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : باسط رسول ڈار　　العبد : شہزادہ مشتاق　　گواہ : لقمان احمد بھٹی

مسل نمبر 11921: میں سعیدہ پروین زوجہ مکرم محمد حنیف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازم عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن: وارڈ نمبر 4 راجوری تحصیل وضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 7 تولہ 22 کیریٹ قیمت 5 لاکھ روپے، حق مہر -/8,000 روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/75,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد یوسف نیاز　　الامۃ : سعیدہ پروین　　گواہ : نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11922: میں محمد یعقوب احمد ولد مکرم عبدالمومن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پنشنر تاریخ پیدائش 9 مئی 1976 پیدائشی احمدی ساکن چلاں ڈاکخانہ لام تحصیل قلعہ درحال ضلع راجوری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک مکان تین مرلہ میں جو کہ راجوری سٹی میں ہے جس میں تین کمرے ایک کچن باتھروم ہے۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/21,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نصیر احمد ناصر　　العبد : یعقوب احمد　　گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11923: میں مہناز اختر زوجہ مکرم محمد رفیع صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن چلاں ڈاکخانہ لام تحصیل درہال ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک عدد کوکا ڈیڑھ گرام 22 کیریٹ۔حق مہر 50 ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نصیر احمد ناصر　　الامۃ : مہناز اختر　　گواہ : محمد رفیع

مسل نمبر 11924: میں رفیع احمد ولد مکرم محمد آمین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 2 فروری 2000 پیدائشی احمدی ساکن ہموسان تحصیل چسانا ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/33,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد　　العبد : رفیق احمد　　گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11925: میں نصیر احمد ولد مکرم منیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 20 اپریل 1989 پیدائشی احمدی ساکن ہموسان تحصیل چسانا ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2,500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحفیظ　　العبد : نصیر احمد　　گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11926: میں فرحان احمد ولد مکرم عبدالحفیظ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 15 دسمبر 2002 پیدائشی احمدی ساکن ہموسان تحصیل چسانا ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحفیظ　　العبد : فرحان احمد　　گواہ : باسط رسول ڈار

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

eTAX SERVICE　　GST Suvidha Kendra

Reyaz Ahmed
GST Consultant/TRP
H.O. F-43A School Road
Khanpur, New Delhi - 110062
www.etaxservice.in
reyaz.reyaz@gmail.com
98178 97856
92780 66905

Our Services
Income Tax Filling
GST Reg. & Return Filling
Pvt. Ltd. Reg. and Accounting Services
Trade Mark and Logo Reg. Services
FSSAI Licence for Food Vendors
MCD License
GeM and Procurement Reg.
Import Export Code

طالب دعا : ریاض احمد وافراد خاندان (جماعت احمدیہ دہلی)

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS

طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 19 - September - 2024 Issue. 38

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

خندق کی کھدائی کا کام آسان نہیں تھا، صحابہ کی جماعت مزدوروں کے لباس میں ملبوس میدان کارزار میں نکل آئی، صحابہ کا جوش اور ولولہ قابل دید تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کھدائی میں حصہ لیا اور مٹی پیٹھ پر اُٹھائی

غزوۂ خندق کے ایمان افروز واقعات کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو۔ کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں جنگ احزاب کا ذکر ہو رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سلیط اور سفیان بن عوف اسلمی کو لشکروں کی خبر لانے کے لئے بھیجا۔ جب یہ مقام بیضا پر پہنچے دشمن کی ان پر نظر پڑ گئی تو یہ دونوں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

جب خندق کھودنے کا فیصلہ ہو گیا تب مسلمانوں نے بنو قریظہ سے کھدائی کے بہت سے آلات کدالیں بڑے کلہاڑے بیلچے وغیرہ مستعار لئے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو دس دس کی ٹولیوں میں تقسیم فرمایا اور ہر دس افراد کے لئے قریباً چالیس گز کا ٹکڑہ مقرر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی کھدائی میں حصہ لیا اور مٹی اپنی پیٹھ پر اٹھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی پشت اور پیٹ غبار آلود ہو جاتے۔ جو مسلمان اپنے حصہ سے فارغ ہو جاتے وہ دوسرے کی مدد کے لئے پہنچ جاتے یہاں تک کہ خندق مکمل ہو گئی۔ خندق کھودنے میں کوئی مسلمان پیچھے نہیں رہا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو جب ٹوکریاں نہ ملتیں تو اپنی چادر میں مٹی ڈال کے لے جاتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ: مدینہ کا شہر تین طرف سے ایک حد تک محفوظ تھا صرف شامی طرف ایسی تھی جہاں دشمن ہجوم کر کے مدینہ پر حملہ آور ہو سکتا تھا اس لئے آنحضرت ﷺ نے اس غیر محفوظ طرف میں خندق کے کھودنے کا حکم دیا اور آپ نے خود اپنی نگرانی میں موقع پر نشان لگا کر تقسیم کار کے اصول کے ماتحت خندق کو دس دس ہاتھ یعنی پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ہر ٹکڑہ دس دس صحابہ کے سپرد فرما دیا۔ ان پارٹیوں کی تقسیم میں یہ خوشگوار اختلاف رونما ہوا کہ سلمان فارسی کس گروہ میں شمار ہوں۔ آیا وہ مہاجر سمجھے جائیں یا بوجہ اس کے کہ وہ اسلام کی آمد سے پہلے ہی مدینہ میں آئے ہوئے تھے انصار میں شمار ہوں۔ یہ اختلاف آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے فریقین کے دعاوی سنے اور فرمایا نہ وہ مہاجروں میں سے ہے نہ انصار میں سے بلکہ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ یعنی سلمان میرے اہل بیت میں شمار کئے جائیں۔ اس وقت سے سلمان کو یہ شرف حاصل ہو گیا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے گھر کے آدمی سمجھے جانے لگے۔

الغرض خندق کی تجویز پختہ ہونے کے بعد صحابہ کی جماعت مزدوروں کے لباس میں ملبوس ہو کر میدان کارزار میں نکل آئی۔ کھدائی کا کام آسان نہیں تھا سردی کے ایام تھے جس کی وجہ سے صحابہ نے سخت تکالیف اٹھائیں وہ لوگ جن کا کام روز کی روٹی روز کمانا تھا اور صحابہ میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں تھی ان کو تو ان دنوں میں بھوک اور فاقہ کشی کی مصیبت بھی برداشت کرنی پڑی۔ آنحضرت ﷺ بھی بیشتر حصہ اپنے وقت کا خندق کے پاس گزارتے تھے اور بسا اوقات خود بھی صحابہ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی کی ڈھلائی کا کام کرتے تھے۔

خندق کی کھدائی کے دوران تازہ دم رکھنے کے لئے شعر بھی پڑھے جاتے۔ روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب صحابہ کرامؓ کی مشقت اور بھوک دیکھی تو فرمایا:

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ

کہ اے اللہ زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔ اس پر صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَی الْجِھَادِ مَابَقِیْنَا اَبَدًا

کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد پر محمد ﷺ کی بیعت کی جب تک ہم زندہ ہیں۔ حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ابن روحہ کا یہ شعر پڑھتے سنا۔

وَاللّٰہِ لَوْلَا مَا اھْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا
وَالْمُشْرِکُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

یعنی ہمارے مولیٰ اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی اور ہم صدقہ و خیرات کرنے اور تیری عبادت کرنے کے قابل نہ بنتے۔ پس اے خدا جب تو نے ہمیں اس حد تک پہنچایا ہے تو اب اس مصیبت کے وقت میں ہمارے دلوں کو سکینت عطا کر اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمارے قدموں کو مضبوط رکھ۔ تو جانتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے خلاف ظلم اور تعدی کے رنگ میں حملہ آور ہو رہے ہیں اور ان کی نیت ہمیں اپنے دین سے بے دین کرنا ہے مگر اے ہمارے خدا تیرے فضل سے ہمارا یہ حال ہے کہ جب وہ ہمیں بے دین کرنے کے لئے کوئی تدبیر اختیار کرتے ہیں تو ہم ان کی تدبیر کو دور سے ہی ٹھکرا دیتے ہیں اور ان کے فتنہ میں پڑنے سے انکار کرتے ہیں اور ابینا ابینا پر آپؐ آواز بلند کرتے۔

بہرحال خندق کی کھدائی ایک مشقت طلب کام تھا اور دیگر صحابہ کی طرح رسول اللہ ﷺ بھی خندق کی کھدائی میں ساتھ ساتھ تھے۔ ایک دن آپؐ کو بہت زیادہ تھکاوٹ ہو گئی تو آپؐ بیٹھ گئے۔ پھر آپؐ نے اپنے بائیں پہلو پر پتھر کا سہارا لیا اور آپؐ کو نیند آ گئی۔ جب بیدار ہوئے تو جلدی سے اُٹھے اور فرمایا میں سویا ہوا تھا مجھے جگایا کیوں نہیں اور پھر آپؐ نے کام شروع کر دیا۔

آنحضرت ﷺ کی شرکت اور آپؐ کی دعاؤں کی برکت سے صحابہ اپنی کلفت کو بھول ہی جاتے تھے اور جہاں ایک طرف پاکیزہ شعر خوانی ہوتی تو دوسری طرف ہلکا پھلکا مزاح بھی جاری رہتا۔ صحابہ کی مسلسل شبانہ روز محنت اور حضور ﷺ کی دعاؤں کی برکت سے خندق مکمل ہو گئی۔ خندق کی تکمیل کتنی مدت میں ہوئی اس کے متعلق پندرہ دن اور ایک ماہ والی روایت کے متعلق زیادہ اتفاق کیا جاتا ہے۔ خندق کی لمبائی تقریباً ساڑھے تین میل تھی چوڑائی تیرہ چودہ فٹ اور گہرائی دس گیارہ فٹ تھی۔ یہ طویل و عریض خندق صدیوں تک موجود رہی پھر آہستہ آہستہ معدوم ہوتی گئی۔

لکھا ہے کہ منافقین بہانے بنا کر اپنے اپنے گھروں کی طرف جانا شروع ہو گئے تھے لیکن صحابہ کا عمومی جوش اور ولولہ قابل دید تھا۔ بچے اور عورتیں بھی ان کے شانہ بشانہ ان کی ہمت بندھانے اور ان کی معاونت کرنے میں پیش پیش تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات بھی خطرے کی اس گھڑی میں عزم و ہمت کے ساتھ مردانہ وار نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں۔ خندق چونکہ مدینہ سے باہر کھودی جا رہی تھی اور آنحضرت ﷺ اکثر و بیشتر یہیں رہتے تھے اس لئے کبھی تو حضرت عائشہ آپ ﷺ کے پاس تشریف لے آتیں اور چند دن رہتیں پھر حضرت ام سلمہ چند دن رہتیں پھر حضرت زینب چند دن رہتیں۔

خندق کی کھدائی کے وقت بعض معجزات بھی ہوئے۔ حضرت سلمان فارسی سے ایک چٹان ٹوٹ نہیں رہی تھی تو آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان سے کدال لے لی اور ایک ضرب لگائی تو ایک بجلی کی سی چمک نمودار ہوئی۔ آپ ﷺ نے کہا اللہ اکبر۔ پاس کھڑے صحابہ نے بھی اللہ اکبر کہا اور اس کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بار ضرب لگائی اور پھر ایک چمک نکلی آپ ﷺ نے کہا اللہ اکبر اور چٹان کا کچھ حصہ اور ٹوٹ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری بار ضرب لگائی تو پھر چمک نمودار ہوئی اور آپؐ نے اللہ اکبر کہا اور چٹان کا باقی حصہ بھی ٹوٹ گیا۔ حضرت سلمان فارسی کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا پہلی بار جب روشنی نکلی تھی تو حیرہ اور کسریٰ کے محلات مجھے دکھائے گئے تھے اور جبرئیل نے مجھے کہا کہ آپ کی امت اس پر قبضہ کرے گی۔ دوسری مرتبہ ارض روم کے سرخ محلات مجھے دکھائے گئے اور جبرئیل نے خبر دی کہ تمہاری امت اس پر قابض ہو گی اور تیسری بار صنعاء کے محلات مجھے دکھائے گئے اور جبریل نے بتایا کہ تمہاری امت ان پر بھی غالب آ جائے گی لہٰذا تمہیں خوشخبری ہو اور سب نے کہا الحمد للہ سچا وعدہ ہے۔ اس عظیم الشان لیکن بظاہر غیر ممکن بشارت سے مؤمنوں کا ایمان تو اور بڑھ گیا لیکن منافقین نے اس پر تمسخر کرنا شروع کر دیا۔ منافقین مدینہ نے ان وعدوں کو سن کر مسلمانوں پر پھبتیاں اڑائیں کہ گھر سے باہر قدم رکھنے کی طاقت نہیں اور قیصر و کسریٰ کی مملکتوں کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ مگر خدا کے علم میں یہ ساری نعمتیں مسلمانوں کے لئے مقدر ہو چکی تھیں۔ چنانچہ یہ وعدے اپنے اپنے وقت پر یعنی کچھ تو آنحضرت ﷺ کے آخری ایام میں اور زیادہ تر آپ کے خلفاء کے زمانہ میں پورے ہو کر مسلمانوں کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔

ان معجزات میں جو ہوتے رہے ایک کھانے کا معجزہ بھی ہے۔ حضرت جابر نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے اور صحابہ کرام نے تین دن سے کوئی کھانے کی چیز چکھی بھی نہیں۔ جابر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے گھر جا کر اپنی بیوی کو کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر سخت بھوک کے آثار دیکھے ہیں جس کو دیکھ کر مجھ سے صبر نہیں ہو سکا۔ کیا گھر میں کچھ ہے۔ اس نے کہا گھر میں ایک صاع جَو کا ہے اور بکری کا بچہ ہے۔ میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اہلیہ نے جَو پیسے میری اہلیہ نے کہا چونکہ کھانا تھوڑا ہے اس لئے چپکے سے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کرنا۔ جابر کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ اور آپ کے ساتھ ایک یا دو آدمی تشریف لے چلیں تو آپ نے اپنی انگلیوں کو میری انگلیوں میں ڈالا اور پوچھا کتنا ہے؟ میں نے بتایا کہ اتنا ہے تو آپ نے فرمایا بہت ہے اور طیب ہے۔ تم گھر جاؤ اور اپنی بیوی سے کہو کہ میرے آنے تک ہنڈیا کو نیچے نہ اتارے اور روٹی پکانا شروع نہ کرے اور رسول اللہ ﷺ نے آواز لگائی اے خندق والو جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کیا ہے آ جاؤ اور رسول اللہ ﷺ لوگوں سے آگے آگے چلنے لگے۔ میں گھر میں اپنی بیوی کے پاس گیا تو میں نے سارا ماجرا بیان کیا۔ ایمان و اخلاص کی پیکر بیوی نے کہا کوئی فکر کی بات نہیں ہے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ جابر کی اہلیہ نے آٹا نکالا تو آپ ﷺ نے اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا دی۔ پھر گوشت کی ہنڈیا میں لعاب ڈال کر برکت کی دعا دی پھر ہمیں فرمایا روٹی پکاؤ اور سالن ڈالو اور ہنڈیا کو ڈھانپ دو۔ پھر روٹی تندور سے نکالو اور روٹیوں کو ڈھانپ دو تو ہم نے ایسا ہی کیا۔ جب ایک جماعت سیر ہو جاتی وہ چلے جاتے پھر دوسرے کو بلاتے یہاں تک کہ ہزار افراد نے وہ کھانا کھایا اور سب چلے گئے اور ہماری ہنڈیا پہلے کی طرح جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا پہلے کی طرح پڑا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تم کھاؤ اور لوگوں کو بھی بھیجو کیونکہ لوگ بہت زیادہ بھوکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا باقی باتیں انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: دعاؤں کی طرف میں توجہ دلاتا رہتا ہوں اس طرف بہت توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے ہر جگہ ہر ملک میں رہنے والے احمدیوں کو ہر شر سے بچائے اور دنیا کو بھی جس آگ میں جانے کی کوشش بڑی تیزی سے کر رہی ہے بچائے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے اگر اصلاح کی طرف توجہ کریں ابھی بھی یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ ان کو مصیبتوں سے نکال سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کو عقل اور سمجھ آ جائے۔

☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad